ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۵ شمارہ ۳۱

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

و

احمد

- پاکستان میں اسلحے اور منشیات کے تین بڑے اڈے
  آپریشن کلین اپ کب ہوگا؟
- مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
  تلواروں کے سائے میں اظہارِ حق
- سب مل کر پاکستان کو بچائیں۔ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
- فورٹ عباس میں قادیانی شرارت۔ ایکشن کمیٹی کا قیام

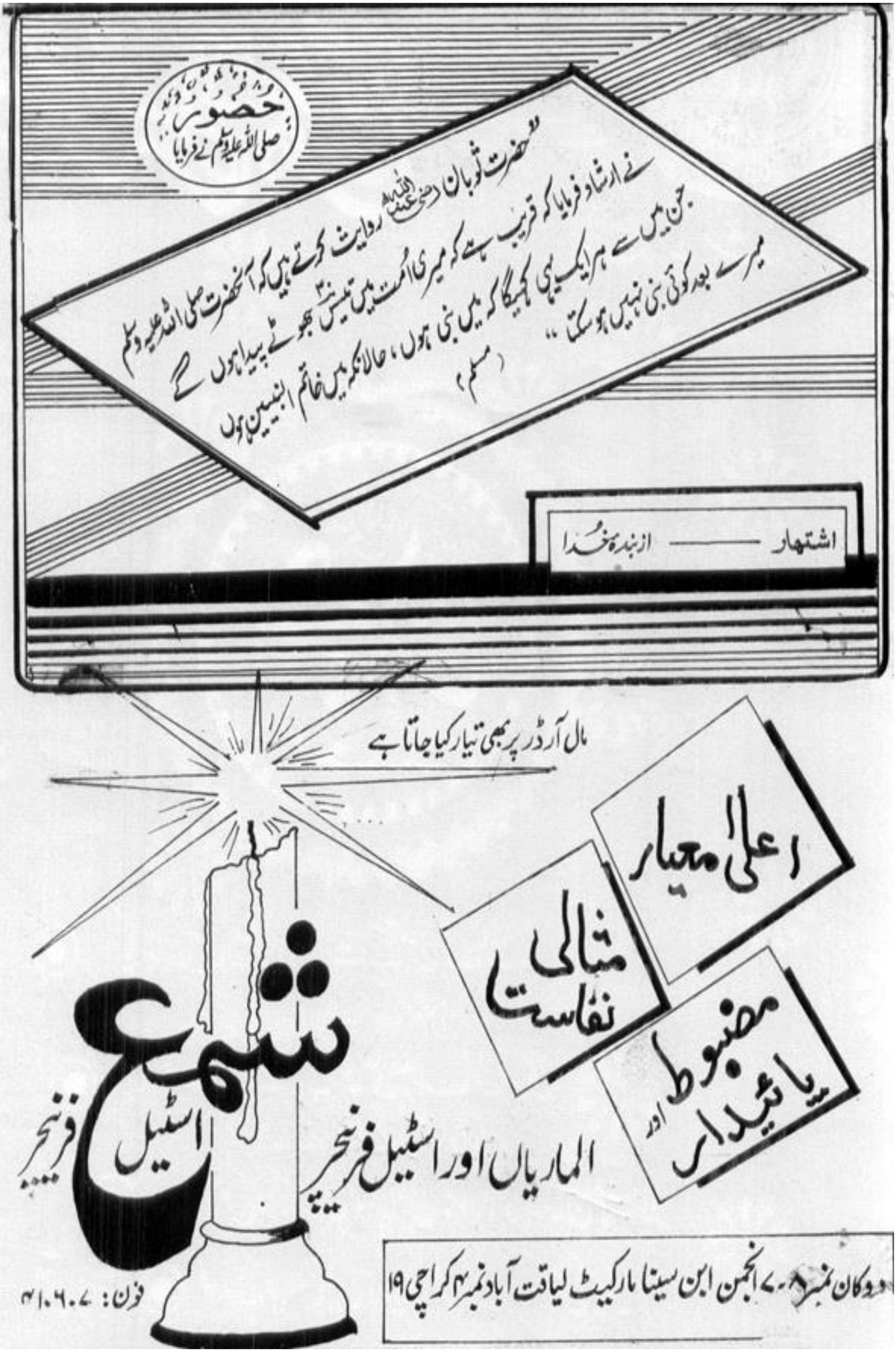
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا" (مسلم)
اشتہار — ازبندہ خدا
مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
مضبوط اور پائیدار
شمع اسٹیل فرنیچر
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون: ۴۱۰۶۰۷

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد ۵ | ۱۴ تا ۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جنوری ۱۹۸۷ء | شمارہ ۳۱

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف

گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری ــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر / کلورکوٹ ــــ حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی

ربوہ ــــ شبیر احمد عثمانی

ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی

پشاور ــــ مولانا نور الحق نور

لاہور ــــ طاہر رزاق، مولانا کرم بخش

مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد

لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد ۔ نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / ننکانہ ــــ محمد متین خالد

ملتان ــــ عطاء الرحمان

سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد سندھ ــــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی

امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف نکودری

فجی ــــ قاری محمد اسماعیل

ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن

لائبیریا ــــ ہدایت اللہ

بارباڈوس ــــ اسماعیل قاضی

کینیڈا ــــ آفتاب احمد

ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا

برطانیہ ــــ محمد اقبال

اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمان

ڈنمارک ــــ محمد ادریس

ناروے ــــ میاں اشرف جاوید

افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی

ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد

ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ

بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/ روپے ــــ ششماہی ۵۵/ روپے
سہ ماہی ۳۰/ روپے ــــ فی پرچہ ۲/ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز ــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــــ ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا ــــ ۳۷۵ روپے
جاپان ۔ ملائشیا ــــ ۳۷۵ روپے
سنگاپور ــــ ۳۷۵ روپے
گھانا ــــ ۳۷۵ روپے
فجی ۔ نیوزی لینڈ ــــ ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا ــــ روپے
خلیجی ممالک ــــ روپے

لاہور میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کا پریس کانفرنس سے خطاب

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان و صدر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا بنیادی اور اہم مسئلہ ہونے کے باعث انتہائی نازک ہے مسلمانوں کی اس کے ساتھ والہانہ وابستگی اور جذباتی لگاؤ فطری امر ہے۔ لیکن حکومت پاکستان کے افسوسناک رویہ نے شدید الجھاؤ پیدا کر کے صورتحال کو سخت پریشان کن بنا دیا ہے۔ مولانا اسلم قریشی کو ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء کو اغوا کیا گیا۔ اسلامیان پاکستان کی طویل ترین صبر آزما کوشش و تحریک کے بعد حکومت کی معنی خیز سرد مہری قابل افسوس ہے ۱۶ فروری ۱۹۸۶ء ملک عزیز کی تمام نمائندہ دینی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ذمہ دار رہنماؤں کے وزیر اعظم پاکستان سے مذاکرات ہوئے انہوں نے مولانا اسلم قریشی کیس کے حل کے لئے اپنی مرضی کی ٹیم مقرر کر کے چار ماہ کی مدت مقرر کی کہ ۱۷ جون ۱۹۸۶ء کو یا مولانا اسلم قریشی قوم کے سامنے ہوں گے یا اس کے قاتل اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ اب اس وعدہ کو گزرے چھ ماہ ہو گئے مگر وزیر اعظم نے اپنا اخلاقی فرض بھی ادا نہیں کیا کہ وہ مجلس عمل کے رہنماؤں کو اس کیس کے بارے میں آگاہ کرتے۔ پھر مجلس عمل نے جن مشکوک اور مشتبہ افراد کو نامزد کیا ان میں سے مرزائی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر حکومت کی مجرمانہ تساہل سے فرار ہوا۔ مولانا اسلم قریشی اغوا کا ایک مجرم اعظم گھمن سمبڑیال اب حال ہی میں برطانیہ چلا گیا ہے۔ ملک امان اللہ قادیانی یہ اس گاؤں کا رہنے والا ہے۔ جہاں مولانا اسلم قریشی جاتے ہوئے اغوا ہوئے۔ یہ بھی اس کیس میں ملزم ہے۔ اغوا کے لئے اس کی کار استعمال ہوئی۔ اس نے کار کے بوگس کاغذات پیش کئے۔ یہ گرفتار ہوا کار برآمد ہوئی مگر اس پر کیس صرف بوگس کاغذات کا قائم ہوا۔ اور اب وہ ضمانت پر رہا ہے غرضیکہ مولانا اسلم قریشی کے ایک ایک ملزم کو پولیس تحفظ دے رہی ہے۔

آج ہم حکومت پر الزام لگانے پر مجبور ہیں کہ حکومت کو مولانا اسلم قریشی کیس کے تمام ملزمان کا یقینی علم ہے مگر وہ اس کیس کو برآمد نہیں کرنا چاہتی۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸/ج کے تحت قادیانی کو اسلامی اصطلاحات و شعائر کے استعمال سے روک دیا گیا ہے۔ مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ وزیر اعظم نے اس پر مکمل عملدرآمد کا وعدہ کیا۔ ربوہ کی بلدیہ کا نام تبدیل کرنے کی متفقہ قرارداد منظور کی۔ وزیر اعظم نے ملک خدا بخش ٹوانہ صوبائی وزیر اوقاف کو حکم دیا کہ وہ نام کی تبدیلی کرنے کے لئے ضروری کارروائی مکمل کرائیں۔ اسلامی نظریاتی مملکت کے کلیدی عہدوں پر غیر مسلم فائز نہیں ہونے چاہئیں وزیر اعظم نے اس مطالبہ کو پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ حکومت کی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ اس کی قانون سازی کا بھی وزیر اعظم نے وعدہ کیا۔ سکھر، ساہیوال شہداء کیس کے ملزمان کو دی گئی سزا پر عملدرآمد کا وعدہ کیا۔ مگر ان تمام وعدہ جات میں سے ایک بھی پورا نہیں ہوا۔ اسلامیان پاکستان اپنے وزیر اعظم سے اب بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ایفائے عہد کی زحمت کریں۔ اسلم قریشی کیس، ربوہ نام کی تبدیلی صوبائی حکومت کا فرض ہے۔ مگر وہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ لاہور۔ راولپنڈی ایسے حساس شہروں میں قادیانیوں نے اسلامی اصطلاحات و شعائر کے نمایاں بورڈ آویزاں کر کے تعزیرات پاکستان کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ قادیانی معبد خانوں بشمول مری روڈ راولپنڈی مین بازار گنج مری روڈ راولپنڈی۔ مین بازار گنج مغل پورہ لاہور گڑھی شاہو لاہور، ایم اے جناح روڈ کراچی اور ربوہ شہر سے فوری طور پر کلمہ طیبہ کے بورڈ اتروائے جائیں اس وقت پاکستان جس اندرونی انتشار اور بیرونی دباؤ کا شکار ہے اس میں قادیانی جماعت کا گھناؤنا کردار ایک واضح امر ہے۔ اسرائیل میں قادیانیوں کا مرکز، اسرائیلی فوج میں قادیانیوں کی موجودگی۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا بھارت میں استقبال اور راجیو گاندھی سے اس کی ملاقاتیں بے شمار قادیانیوں کا ایک طے شدہ منصوبہ بندی سے پاکستان سے باہر آنا جانا۔ سفارت کاروں کے قتل تخریب کاری اور فرقہ واریت میں قادیانیت کا نہ صرف ملوث ہونا بلکہ بے پناہ سرمایہ خرچ کرنا۔ ایسے امور ہیں جس سے ملک عزیز کے امن وامان کی صورتحال خراب ہوتی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ مرزا طاہر کی ان ہدایات کا نتیجہ ہے جو وہ لندن میں بیٹھ کر مرزائیوں کو دے رہا ہے۔ اس پر حکومت کی چشم پوشی ملک کی سالمیت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ ان حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ تمام تر مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے اور ان کی تمام تر جائیداد کو بحق سرکار ضبط کرے اس فتنہ کا واحد مؤثر حل یہی ہے۔

مردان میں تنظیم نوجوانان تحفظ ختم نبوت کا قیام

مردان کے محلہ شام گڑھ میں تنظیم نوجوانان تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار مقرر ہوئے۔ سرپرست، مولانا سید نعیم اللہ شاہ، صدر حاجی رحیم گل، نائب صدر حاجی محمد اسحاق، جنرل سیکرٹری اے قیوم شاہین، جائنٹ سیکرٹری، عنایت اللہ، فنانس سیکرٹری، حاجی سعید گل، پریس سیکرٹری، حاجی فضل ودود، رابطہ سیکرٹری، محمد یوسف، آفس سیکرٹری، سید عبدالرزاق۔

اظہار تعزیت اور قرآن خوانی

شبان ختم نبوت گورنمنٹ کالج سرگودھا کے رہنما جناب عرفان اسحاق صاحب کے برادر حقیقی نعمان اسحاق اچانک وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت اچھے اوصاف کے مالک تھے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے اظہار تعزیت کیا۔ ختم نبوت اکیڈمی سرگودھا میں قرآن خوانی کی گئی۔ آخر میں مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام نصیب کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور خصوصاً اللہ تعالیٰ عرفان اسحاق کا محافظ و معاون ہو۔ اور یہ صدمہ جانکاہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سب مل کر پاکستان کو بچانے کی کوشش کریں۔

امیر مرکزیہ

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کے سربراہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے اپنے ایک اخباری بیان میں کراچی کے سانحہ پر شدید غم و رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک عزیز بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا تھا۔ اس کی حفاظت اہل وطن کا اولین فریضہ ہے۔ ہم اپنی پیہم بے تدبیری اور دشمنوں کی سازشوں سے بے خبری کے باعث اپنے ایک حصہ سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور یہ سزا نعمت خداوندی کی بے قدری کے باعث ملی۔ موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ حکمران، سیاست دان، علماء گروہی تعصبات سے بالا ہو کر پاکستان کو بچانے کی کوشش کریں مولانا نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ تین طاقتیں قوم پرست ہندو، یہودی اور قادیانی مل کر ملک عزیز کے امن کو آگ لگانے کی گہری چال چل رہے ہیں۔ مرزا طاہر نے لندن میں بیٹھ کر بیان دیا تھا کہ جلد ہی پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اب اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے اتحاد ثلاثہ سے ایسا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ جو کشت و خون کے نتیجہ میں ہمارے سامنے ہے۔ مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے اہل وطن ملکر اپنی ذمہ داری کا احساس کریں تا کہ کوئی بدخواہ ملک عزیز کی سالمیت کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

حضرت مولانا محمد شریف وٹو کی وفات پر تعزیتی اجلاس

فقیر والی (نمائندہ ختم نبوت) ملک کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد شریف وٹو کی وفات کی خبر شہر میں پہنچتے ہی کہرام برپا ہو گیا مولانا محمد قاسم قاسمی مہتمم مدرسہ قاسم العلوم کی زیر صدارت ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ جس میں متعدد تنظیموں کے نمائندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاسمی نے کہا کہ مولانا محمد شریف ایک بہت بڑے عالم دین، ایک زیرک و دانا ملنسار، ہر دلعزیز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم سیاستدان بھی تھے۔ آپ مدرسہ فقیر والی قاسم العلوم کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے، آپ کے مشورے بڑے مفید اور قیمتی ہوتے تھے۔ آپ کی وفات سے ملک ایک عظیم سیاستدان اور بلند پایہ عالم سے محروم ہو گیا ہے۔ مولانا محمد قاسم قاسمی نے کہا کہ ہم مولانا مرحوم کے مشن کو زندہ رکھنے کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ دریں اثنا حافظ محمد جمیل خطیب مکی مسجد مولانا ولی محمد صاحب، خطیب جامع مسجد کے علاوہ شہر کی دیگر مساجد میں جمعہ کے موقع پر مولانا شریف وٹو کی وفات تعزیتی قرار دادیں پاس کی گئیں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا

فورٹ عباس میں علماء طلباء وکلاء پر مشتمل ایکشن کمیٹی کا قیام

قادیانی مُردوں کو فوراً مسلم قبرستان سے نکالنے کا مطالبہ

فورٹ عباس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پریس ریلیز کے مطابق انچارج مجلس ضلع بہاولنگر مولانا محمد طفیل ارشد نے اپنے بیان میں کہا کہ مرزائیوں کی خلاف قانون سرگرمیوں کی اطلاع ملنے پر میں فوراً فورٹ عباس پہنچا اور تمام شہر کے ہر مکتب فکر اور ہر شعبہ زندگی کے نمائندوں کا ایک اجلاس طلب کیا جس میں وکلاء، علماء، طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اور مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔ صدر مولانا غلام رسول نائب صدر ڈاکٹر محمد افضل نائب صدر مولانا قدرت اللہ، جنرل سیکرٹری مولانا یار محمد جوائنٹ سیکرٹری حافظ محمد عالم رابطہ سیکرٹری، قاری غلام قادر، ناظم مالیات صوفی عبدالرزاق، ممبران جنرل کونسل مولانا محمد اکرم، مولانا رشید احمد، حاجی محمد اقبال مقرر ہوئے اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ چک نمبر ۲۱۳/۹-R اور چک نمبر ۲۴۱/۹-R سے فوری طور پر مرزائی مُردوں کو مسلم قبرستانوں سے نکال باہر کیا جائے اور ان کو اپنے مرگھٹوں میں دبایا جائے اس کے علاوہ جو مرزائی کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کو فوری طور پر ۲۹۸ بی سی کے تحت گرفتار کیا جائے۔ بصورت دیگر حالات کے خراب ہونے کی ذمہ داری ضلعی انتظامیہ اور حکومت پر ہوگی۔

شیخ اظہار الحق ایڈووکیٹ کو صدمہ

لاہور میں ختم نبوت کے معروف وکیل جناب شیخ اظہار الحق ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کے والد گرامی شیخ احسان الحق صاحب بعمر ۸۷ سال ۱۱ ماہ مورخہ ۲۵ نومبر قریباً چار بجے شام انتقال کر گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں موصوف کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے شیخ اظہار الحق صاحب سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین

قادیانی ملک توڑنے کی سازشیں کر رہے ہیں

ڈیرہ مراد جمالی: مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کے ناظم حکیم علی محمد ابڑو نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ قادیانی ملک دشمن ٹولہ ہے اور مرزائی ملک کو توڑنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اندرون ملک جو حالات خراب ہوئے ان میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے انہوں نے کہا سکھر، ساہیوال، خوشاب میں قادیانیوں نے مسلمانوں پر قاتلانہ حملے کئے اور آئے روز دھمکیاں دیتے رہتے ہیں۔ ایسے شریر قادیانی ایجنٹوں کا حکومت قانونی طور پر محاسبہ کرے ورنہ مسلمانان پاکستان ملک غداروں کا خود محاسبہ کریں گے۔

قصبہ روڈہ تھل میں یک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سرگودھا سے شاہینوں کے قافلوں کی آمد، باطل شکن نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

روڈہ (نمائندہ ختم نبوت رانا ظہیر الدین راہی) گذشتہ دنوں قصبہ روڈہ علاقہ تھل ضلع خوشاب میں عظیم الشان یک روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی روڈہ کے گرد و نواح میں تین ساڑھے تین سو کے قریب قادیانیوں کے گھر ہیں مرزائی وکیل جہانگیر جوئیہ جو کلمہ طیبہ کے جرم میں جیل گیا ہے اس علاقہ سے تعلق رکھتا ہے وہ سرگودھا شہر میں بڑے طمطراق سے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گیا وہاں پر بے ٹی آئی اور شبان ختم نبوت کے شاہینوں نے اسے پکڑ لیا اس کی خوب ٹھکائی کی لیکن وہ کلمہ طیبہ کی توہین پر بضد رہا بالآخر پولیس نے اسے گرفتار کر لیا اس علاقہ میں مرزائیوں کی سازشوں اور سرگرمیوں کی بنا پر وقتاً فوقتاً ختم نبوت کے موضوع پر جلسے ہوتے رہتے ہیں ایسا ہی ایک جلسہ گذشتہ دنوں شاہین ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں پوری شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا جب مولانا محمد اکرم طوفانی شبان ختم نبوت کے شاہینوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ روڈہ پہنچے تو قصبہ کی فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی بعد نماز ظہر تنظیم اہل سنت پاکستان کے صدر المبلغین حضرت مولانا حافظ خدا بخش آف کروڑ لعل عیسن نے ایمان افروز خطاب فرمایا اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور مرزائی قادیانی غلیظ عقائد پر روشنی ڈالی کانفرنس کی دوسری نشست رات کو بعد نماز عشاء مدنی مسجد میں ہوئی جہاں سب سے پہلے مولانا محمد یعقوب حسن اور مولانا رحیم بخش کا خطاب ہوا اس کے بعد شاہین ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی نے مسئلہ ختم نبوت مرزائیت کی حقیقت جہانگیر جوئیہ کے واقعہ کا پس منظر اور قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر روشنی ڈالی ان کا ولولہ انگیز بیان ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا سامعین بڑی دلچسپی سے ان کا خطاب سنتے رہے ان کی اپیل پر ہفت روزہ ختم نبوت کے دس خریدار بنے۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصبہ روڈہ کی تشکیل عمل میں آئی جلسہ کے انتظامات حافظ دلاور حسین اور ان کے ساتھیوں نے کئے وہاں کے نوجوانوں نے کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے خصوصی دلچسپی لی رات ساڑھے گیارہ بجے کانفرنس ختم ہوئی سرگودھا سے آنے والے شاہینوں کا قافلہ مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں اسی وقت نعرے لگاتے ہوئے سرگودھا روانہ ہو گیا۔

ڈپٹی کمشنر ٹوبہ اور سیکرٹری انسداد رشوت ستانی کے نام

مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا عبداللہ لدھیانوی کی درخواست

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے راہنما مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی نے ڈپٹی کمشنر ٹوبہ اور سیکرٹری انسداد رشوت ستانی کو ایک درخواست دی ہے جس میں کہا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کمالیہ روڈ پر گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ زیر تعمیر ہے۔ باوثوق ذرائع معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ ادارہ کی تعمیر کے "فائنل اسٹیمیٹ" کے بعد XEN بلڈنگز ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ادارہ کے لئے آب رسانی کا منصوبہ بنا کر مبلغ نو لاکھ ۔/۔۔۔۔۔ ۹ روپے ہڑپ کر لئے ہیں جس کی تفصیلات حسب شنید حسب ذیل ہیں۔ ہہتمم عمارات ٹوبہ ٹیک سنگھ نے بغیر کسی کام کی ابتدائی اور انتہائی مبلغ نو لاکھ روپے کا بل پاس کر کے ٹھیکیدار کو پوری ادائیگی کر دی بغیر کسی قسم کے کام کے اوورسیئر صاحب، ایس ڈی او صاحب نے اندراج اور $\frac{C+B}{\%10}$ تصدیق کر دیا PROVIDE + FIXED کے تحت ایڈوانس سیکورٹی کی بجائے PIPE LINE FULL PAYMENT کر دی اور اس میں کا مبلغ پانچ لاکھ آفیسران بالا اور مبلغ چار لاکھ ٹھیکیدار کو دیا گیا۔ مذکورہ XEN چونکہ کٹر قادیانی ہے ۲۲ - ۲۳ جولائی کو ہمراہ ٹھیکیدار مذکور لندن میں قادیانی کانفرنس میں شرکت کے لئے برطانیہ چلا گیا۔ S.E بلڈنگز فیصل آباد ڈویژن کو جب اس فرضی کاروائی اور اتنے بڑے فراڈ کا علم ہوا تو اس نے اپنے افسران بالا کو نوٹس کیا۔ جس کے نتیجہ میں XEN صاحب مذکور نے ٹھیکیدار سے کہا وہ فوری طور پر آب رسانی کا کام شروع کرے کیونکہ یہ فراڈ ظاہر ہو چکا ہے جس پہ پائپ لائنیں بچھانے کی غرض سے پائپ وغیرہ بھی منگوا لئے گئے مگر کام شروع نہ ہوا۔ بعد ازاں XEN مذکور نے ٹھیکیدار مذکور کو حکم دیا کہ منصوبہ آب رسانی کی وصول شدہ رقم واپس جمع کرا دے مگر ٹھیکیدار مذکور نے اس حکم کے خلاف سٹے آرڈر حاصل کر لیا۔ نتیجۃً جملہ منصوبہ جو بغیر ADMINTRATIVE APPROVAL کے مجوزہ تھا تا ہنوز تشنہ تکمیل ہے۔ اس کی مجلہ رقم مبلغ نو لاکھ روپے۔ مذکورہ XEN - SDO - SUB ENG. ٹھیکیدار ہضم کر چکے ہیں۔ لہٰذا التماس ہے کہ غیر جانبدارانہ انکوائری کرائی جائے۔ اور ملزمان کے خلاف فراڈ و دیگر قواعد کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو قومی خزانہ و املاک کو نقصان پہنچانے کا حوصلہ نہ ہو سکے۔

قادیانیوں کے قبول اسلام پر مبارکباد

کوئٹہ (پ ر) جمعیت طلباء اسلام کوئٹہ کے رکن عبدالمالک بریانی نے چکوال کے دو خاندانوں کی مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کرنے پر ان خاندانوں کو مبارکباد دی ہے اور ان کے لئے استقامت کی دعا کی ہے۔

قادیانی نوازاے سی فورٹ عباس چلا گیا

دیکھیں وہاں کیا گل کھلاتا ہے!

صادق آباد: گذشتہ دنوں مشہور قادیانی نواز اسسٹنٹ کمشنر

مسٹر ظفر عزیز چوہدری کو صادق آباد سے تبدیل کر کے فورٹ عباس بھیج دیا گیا۔ مسٹر ظفر عزیز کے خلاف پچھلے دنوں شہر میں ایک جلسہ عام میں بھی سخت تنقید کی گئی تھی اور عوام نے ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا تھا کہ ظفر عزیز کو فوراً تبدیل کیا جائے اس سے قبل ہفت روزہ "ختم نبوت" میں بھی ان کے خلاف خبر شائع ہوئی تھی۔ مسٹر ظفر عزیز نے تبادلے سے چند روز قبل شہر میں فرقہ وارانہ فساد کرانے کی بھی کوشش کی تھی جسے صادق آباد کے پُر امن شہریوں نے ناکام بنا دیا تھا اب فورٹ عباس کے پُرسکون شہر میں دیکھیں کہ وہ کیا گُل کھلاتا ہے۔

پر نشر کر چکے ہیں۔ کہ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اپنے ان بیانوں سے وہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کی حکومت نے جس طرح ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں قادیانیت نوازی سے کام لیا تھا۔ اسی طرح اب بھی وہ اپنا کردار دہرانا چاہتی ہے۔ ملک صاحب اپنے وعدے پورے کریں غلط بیان دے کر اس مقدس تحریک کو ..... سبوتاژ نہ کریں۔

فورٹ عباس میں مرزائی اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہو رہے ہیں!

بہاول نگر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاول نگر کے پریس ریلیز کے مطابق جناب مولانا محمد طفیل ارشد انچارج شعبہ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاول نگر نے اپنے بیان میں کہا کہ مرزائی فورٹ عباس کے علاقہ میں اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور صادق آرڈیننس امتناع قادیانیت کی کھلم کھلا دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ چک نمبر ۲۱۳/۹-R اور چک نمبر ۲۴۱/۹-R میں مرزائیوں نے اپنے مُردے زبردستی مسلم قبرستانوں میں دفن کئے ہیں اور مختلف علاقوں اور جگہوں پر مرزائیوں نے اپنی دکانوں اور مکانوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لکھوا رکھی ہیں۔ ان تمام حرکات کی بنا پر مقامی آبادی میں زبردست اشتعال پھیلا ہوا ہے۔ اگر ضلعی انتظامیہ نے بروقت اس کا نوٹس نہ لیا اور کوئی بھی گڑبڑ ہوئی۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری ضلعی انتظامیہ اور موجودہ حکومت پر ہوگی۔

ملک خدا بخش ٹوانہ کے بیان پر مبلغین ختم نبوت کا احتجاج

ملتان (نمائندہ ختم نبوت)۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مبلغین مولانا اللہ وسایا، مولانا کریم بخش، مولانا عبدالرؤف، مولانا خدا بخش، مولانا قاضی محمد اللہ یار خان نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ملک خدا بخش ٹوانہ صوبائی وزیر اوقاف کے اس بیان پر کہ قادیانیوں کے کلمہ طیبہ لکھنے سے متعلق قانون غیر واضح ہے، پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر موصوف نے یہ بیان دیکر اپنے جرائم کو چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے کیونکہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنماؤں سے ملاقات کے دوران وزیر اعظم پاکستان نے ملک خدا بخش ٹوانہ کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ ربوہ کی قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کے بیز ہٹوا دیں کیونکہ اس سے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-C کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ "اسی طرح ربوہ" کا نام "صدیق آباد" تبدیل کرنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کر کے اس کا نام تبدیل کیا جائے۔ یہ بھی ملک صاحب کی ذمہ داری تھی۔ لیکن اس سب کچھ کے برعکس قانون کو غیر واضح کہلا کر جان چھڑوانا چاہتی ہے۔ علماء کرام نے کہا ہے کہ ملک صاحب ٹال مٹول کی بجائے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ جیسا کہ ملک عزیز کے مختلف حصوں میں تیس سول جج، دس سیشن جج، پنجاب ہائی کورٹ بھی قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کا بیج وغیرہ لگانے سے اس بنا

مسجد کی بے حرمتی، دینی لائبریری کو آگ لگانا، قرآن مجید کو جلانا کسی مسلمان کی حرکت نہیں ہو سکتی

کراچی (سٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ممتاز راہنماؤں مولانا محمد انور فاروقی، مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ عبدالستار واحدی، مولانا محمد یوسف محمودی مولانا ریاض احمد صاحب نے ایک بیان میں شاہ فیصل کالونی میں حالیہ ہنگاموں کے مسجد کو آگ لگا کر اس کی بے حرمتی کرنے اور مشہور محقق ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری کی لائبریری کو جلانا انتہائی افسوسناک حرکت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حرکت کسی مسلمان کی نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے پیشوا مرزا قادیانی نے قرآن میں تحریف کر کے اس کی توہین کی ہے مسجد کی بے حرمتی اور دینی لائبریری میں قرآن پاک کو جلانا یہ قادیانیوں کی حرکت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملک میں قادیانی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔

عقیدہ صحیح نہ ہو تو کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ مولانا حق نواز

ڈلے والا (نمائندہ ختم نبوت) مرزائیوں کے کفر کا کوئی اعتبار اس وجہ سے نہیں کہ نبوت کے متعلق وہ مرزا غلام احمد کو صحیح مانتے ہیں اور ایک جھوٹے کو سچا ثابت کرنے پر مصر ہیں۔ اگر مرزائی اپنے کو ملکی آئین کے مطابق غیر مسلم تصور کر لیں تو ہم انہیں کلمہ پڑھانے کو تیار ہیں یہ الفاظ حضرت مولانا حق صاحب جھنگوی نے ڈلے والا کے عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہے انہوں نے دو اشگاف الفاظ میں قادیانی گروہوں کو متنبہ کیا کہ اپنی پُر اسرار شازشیں چھوڑ دیں کلمہ طیبہ کی توہین سے باز آ جائیں۔ سیدھے سادھے انداز میں اپنے کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں۔ اس ملک میں جیسے اور غیر مسلم اقلیتیں رہ رہی ہیں۔ اُن سے کوئی تعرض نہیں کیا جاوے گا۔ اگر انہیں مسلمان ہی کہلانا ہے تو مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کو چھوڑ کر سچے اور پکے مسلمان بن جائیں۔ آپ نے کہا کہ اس ملک میں صحابہ کرامؓ امہات المومنین کی توہین برداشت نہیں کی جاوے گی قرآن پاک کی تحریف کے شوشے ہم اپنی جانیں دے کر بھی بند کرائیں گے۔ آپ نے علاقہ کے مسلمانوں کو تلقین کی کہ اپنے عقیدہ کو صحیح کریں۔ کیونکہ عقیدہ صحیح نہ ہو تو کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں ہوتا بعد میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب جھکڑ مدیر ماہنامہ الانوار سرگودھا کی دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

صدائے ختم نبوت

آٹوموبائیل کارپوریشن لُٹ گئی!

آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک عرصے سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اہم اور کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فوراً ہٹایا جائے۔ لیکن مسلم لیگی حکومت جس طرح ۱۹۵۳ء میں مشہور قادیانی چوہدری ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹانے میں لیت و لعل سے کام لیتی رہی۔ آج کی مسلم لیگی حکومت بھی اسی پالیسی پر گامزن ہے۔ ۱۹۵۳ء میں لیگی حکومت کی ضد اور ہٹ دھرمی کا نتیجہ دس ہزار مسلمانوں کی شہادت کی صورت میں نکلا تھا۔ آج بھی حکمرانوں کے تیور بتا رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں سے قربانی چاہتے ہیں۔

شاید حکمرانوں کو یہ معلوم نہیں کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے۔ نبی کے گستاخ اور نبی کے گستاخوں کو برداشت نہیں کر سکتا اس کے لئے ایک جان کیا ہزار جانیں بھی قربان کی جا سکتی ہیں۔ جس کا مظاہرہ مسلمانوں نے ۱۹۵۳ء میں کر کے دکھا دیا۔

آج ملک کے اندرونی و بیرونی حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے۔ معاشی حالت بھی دن بدن ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ سرحدات پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ ایسے میں جہاں عوام کو اعتماد میں لینے کی ضرورت ہے۔ وہاں باہمی اخوت بھائی چارے اور اتحاد کی اشد ضرورت ہے جس کا احساس حکمرانوں کو نہیں ہے۔ اور وہ ایسے حالات میں بھی من مانی کرنے میں مصروف ہیں۔ قادیانیوں کو اہم اور کلیدی عہدوں سے ہٹانے کا مطالبہ اہل پاکستان کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے۔ جس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی جس کا نتیجہ معاشی نقصان کی صورت میں برآمد ہو رہا ہے۔ پاکستان آٹوموبائل کارپوریشن کا ادارہ ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے جس کا سربراہ مشہور قادیانی کنور ادریس ہے جب سے یہ شخص اس اہم ادارے کا سربراہ بنا ہے۔ یہ ادارہ تباہی کے کنارے پر پہنچ چکا ہے۔ اس ادارے کی تباہی روزنامہ جنگ کراچی ۱۹ دسمبر ۱۹۸۷ء میں شائع شدہ اس رپورٹ سے لگائی جا سکتی ہے۔ روزنامہ جنگ لکھتا ہے۔ "سرکاری انتظام کے تحت چلنے والی پاکستان آٹوموبائل کارپوریشن کو ۸۸-۱۹۸۷ء کے مالی سال کے پہلے تین ماہ کے دوران ۴ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کا خسارہ برداشت کرنا پڑا ہے۔ جب کہ گذشتہ مالی سال کے اس عرصے کے دوران ٹیکس کی ادائیگی سے قبل ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کا منافع ہوا تھا۔ باخبر سرکاری ذرائع کے مطابق کارپوریشن کی سیلز کی مالیت ایک ارب دس کروڑ دس لاکھ روپے سے گر کر ایک ارب ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے رہ گئی ہے۔ جب کہ پیداواری انڈکس ۱۰۰ سے کم ہو کر ۵۹ فیصد اور مینوفیکچرنگ کی لاگت ۴۴ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے سے بڑھ کر ۹۵ کروڑ روپے ہو گئی۔ کارپوریشن کے زیر اہتمام کام کرنے والے یونٹوں میں کارکنوں کی تعداد ۷ ہزار ۴۰ سے بڑھ کر ۷ ہزار ۹۳ ہو گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق کارپوریشن کے ایک یونٹ بلوچستان وہیلز کو ۴ لاکھ ۲۰ ہزار روپے کا خسارہ ہوا ہے جب کہ گزشتہ مالی سال کے اس عرصے کے دوران ۵۹ لاکھ دس ہزار روپے کا خسارہ ہوا تھا۔ یونٹ کے پیداواری انڈکس میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ مینوفیکچرنگ کی لاگت میں کمی کے ساتھ سیلز میں ۴۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ کارپوریشن کے دوسرے یونٹ ڈومیسٹک اپلائینز کو ۸ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کا خسارہ ہوا جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی سال کے اس عرصے میں ۷ لاکھ ۷۰ ہزار روپے کا خسارہ ہوا تھا یونٹ کی سیلز میں ۱۰.۹ فیصد کی کمی ہوئی ہے۔ جب کہ مینوفیکچرنگ لاگت میں ۲.۸۸ فیصد اضافے کے علاوہ مالیاتی اخراجات میں ۲ لاکھ ۱۰ ہزار روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ بیک ٹرکس کے یونٹ موجودہ مالی سال کے پہلے تین ماہ کے دوران مکمل طور پر بند رہے یونٹ کو ۹ لاکھ ۷۰ ہزار روپے کا خسارہ ہوا۔ جب کہ گزشتہ مالی سال کے اس عرصے کے دوران ۷ لاکھ ۴۰ ہزار روپے کا خسارہ ہوا تھا خسارے کی مالیت میں کمی کی وجوہات میں تنخواہوں میں ۲ لاکھ ۴۰ ہزار روپے کی کمی ہے۔ یونٹ نے اپنی انوینٹری سے ایک لاکھ ۶۰ ہزار روپے کی مصنوعات سیل کیں۔ ملت ٹریکٹرز کے یونٹ کے منافع کی مالیت ۴۰ لاکھ دس ہزار روپے سے کم ہو کر ۲۹ لاکھ دس ہزار روپے رہ گئی۔ یونٹ کے پیداواری انڈکس میں ۳۰ فیصد کی کمی کے علاوہ مینوفیکچرنگ لاگت میں ۱۲ فیصد کا اضافہ ہوا ہے جب کہ سیلز میں ۴ فیصد کی کمی ہوئی ہے۔ ریلا انجینئرز کو صرف ایک ہزار روپے کا معمولی منافع ہوا جب کہ گذشتہ مالی سال کے اس عرصے کے دوران ۱۴ لاکھ روپے کا منافع ہوا تھا۔ پیداواری انڈکس میں ۹ فیصد جب کہ پیداواری لاگت میں ۱۴ فیصد کا اضافہ ہوا۔ سیلز میں ۱۸ لاکھ روپے کے اضافے اور مالیاتی اخراجات

میں ۱۳ لاکھ ۰۷ ہزار روپے کی کمی سے یونٹ کی مالی حالت بہتر ہوئی ہے۔

بولان کاسٹنگ کے یونٹ کو ۱۰ لاکھ ۲۰ ہزار روپے کا خسارہ ہوا ہے۔ یہ یونٹ کے آپریشن کی پہلی سہ ماہی تھی۔ یونٹ کو سیلز سے ۱۳ لاکھ ۰۷ ہزار روپے کی آمدنی ہوئی جبکہ بجٹ میں ۸۰ لاکھ ۸۰ ہزار روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ ۸۵۔ ۱۹۸۶ء کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران نیشنل موٹرز کو ۴۹ لاکھ دس ہزار روپے کا خسارہ ہوا جب کہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران ۱۹ لاکھ ۹۰ ہزار روپے کا منافع ہوا تھا۔ یونٹ کے پیداواری انڈکس میں ۱۹٫۶ فیصد کی کمی کے علاوہ پیداواری لاگت میں ۹۹٫۲ فیصد اضافے کے ساتھ سیلز میں ۵۲٫۰۲۵ فیصد کی کمی ہو گئی ہے۔ نیا دور موٹرز یونٹ کو ۳۵ لاکھ ۴۰ ہزار روپے کا خسارہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران ۳ لاکھ ۰۷ ہزار کا خسارہ ہوا تھا۔ یونٹ کے خسارے میں کمی کی وجہ پیداواری انڈکس میں ۸ فیصد سے اضافے کے علاوہ مینوفیکچرنگ لاگت میں ۱۳ فیصد کی کمی اور سیلز میں ۲۹ فیصد کا اضافہ ہے۔ پاک سوزوکی موٹرز کے یونٹ کو ۳ کروڑ ۵ لاکھ ۰۷ ہزار روپے کا خسارہ ہوا۔ جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران ۲ کروڑ ۴۹ لاکھ ۴۰ ہزار روپے کا منافع ہوا تھا۔ پراڈکشن انڈکس میں ۵۵٫۰۱ فیصد کی کمی ہوئی جب کہ مینوفیکچرنگ لاگت میں ۶٫۴۴ فیصد کا اضافہ ہوا۔ لاگت میں اضافہ سی کے ڈی ڈیکلز کی قیمت میں اضافہ بیان کیا جاتا ہے۔ سیلز میں ۱۹٫۶۵ فیصد اضافے کے باوجود نقصان ہوا ہے۔ ری پبلک موٹرز جو کہ آنظیم گروپ کو منتقل کر دیا گیا ہے کو ۱۲ لاکھ ۴۰ ہزار روپے کا منافع "دوسری آمدنی" کے تحت ہوا ہے۔ اس یونٹ میں اب ہینو ٹرکس، ہینو پاک لمیٹڈ کے تحت اسمبل ہو رہے ہیں۔ سندھ انجینئرنگ کے یونٹ کو ۳۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپے کا منافع ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران ۳ لاکھ ۰۷ ہزار روپے کا منافع ہوا تھا۔ پیداواری انڈکس میں بارہ فیصد جبکہ پیداواری لاگت میں ۷۸ فیصد کا اضافہ ہوا تاہم سیلز میں ۳۵٫۴۰۵ فیصد ریکارڈ اضافے سے یونٹ کو منافع ہوا ہے۔

اس اہم انکشاف کے بعد اس بات کی قطعاً گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ نہ صرف آٹو موبائل کارپوریشن سے کنور ادریس قادیانی کو ہٹایا جائے۔ بلکہ جتنی بھی پوسٹوں پر قادیانی موجود ہیں انہیں فوراً برطرف کیا جائے تاکہ ملک مزید خسارے اور نقصان سے بچ سکے۔

یہاں ہم اس بات کا ذکر کرتے بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ فوج پر اس ملک کے دفاع کی ذمہ داری ہے۔ پچھلے دنوں وزیر خارجہ یعقوب علی خان نے قومی اسمبلی کو فوج میں موجود قادیانی افسروں کی تعداد حسب ذیل بتائی ہے۔

عہدہ	آرمی	نیوی	ائیر فورس	کل
لیفٹیننٹ جنرل / مساوی	۱	—	—	۱
برگیڈیئر / مساوی	۵	—	۱	۶
کرنل / مساوی	۱۰	۲	۳	۱۵
لیفٹیننٹ کرنل / مساوی	۵۶	۶	۱۱	۷۳
میجر / مساوی	۱۳۵	۵	۱۶	۱۵۶
کیپٹن / مساوی	۵۸	۵	۱۴	۷۷
کل	۲۶۵	۱۸	۴۵	۳۲۸

حکمران قوم کو بتائیں کہ جب قادیانی جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور ان کا عقیدہ ہے سے

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

تو فوج جیسے اہم شعبے میں قادیانیوں کو اہم پوسٹوں پر متعین رکھنا کیا ملک اور قوم کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ کیا حکومت یہ بتا سکتی ہے کہ اگر خدا نخواستہ کسی دشمن ملک کے ساتھ جنگ ہوئی تو کیا قادیانی پاکستان کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟ فائدہ کیا نقصان ہی پہنچائیں گے اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ نہ صرف فوج سے بلکہ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فوراً ہٹایا جائے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامراۃ مومسۃ مرت بکلب علی راس رکی یلھث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفھا فاوثقتہ بخمارھا فنزعت لہ من الماء فغفرلھا بذلک قیل ان لنا فی البھائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک فاحشہ عورت (رنڈی) کی اتنی بات پر بخشش کردی گئی کہ وہ چلی جارہی تھی اس نے ایک کنویں پر دیکھا کہ ایک کتا کھڑا ہوا ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکل پڑ رہی ہے اور وہ مرنے کو ہے اس عورت نے اپنے پاؤں کا چمڑہ کا موزہ نکالا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنویں میں سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا ہم لوگوں کو جانوروں کے سلسلہ میں بھی ثواب ملتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جگر رکھنے والے (یعنی جاندار) پر احسان کرنے میں ثواب ہے (مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور)

فائدہ: یہ قصہ بنی اسرائیل کی ایک رنڈی کا ہے جیسا کہ بعض روایات میں اس کی تصریح ہے (کنز) بخاری شریف وغیرہ میں ایک اور قصہ اسی قسم کا ایک مرد کا بھی آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں چلا جارہا تھا۔ اس کو پیاس کی شدت نے بہت پریشان کیا، وہ ایک کنویں میں اترا، اور جب پانی پی کر باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے بے تاب ہے اور پیاس کی شدت سے کیچڑ میں منہ مار رہا ہے۔ اس شخص کو خیال ہوا کہ اس کو بھی پیاس کی ویسی ہی تکلیف ہو رہی ہے جو مجھے تھی۔ کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ تھی، اس لیے اپنے پاؤں کا موزہ نکالا اور دوبارہ کنویں میں اتر کر اس کو بھرا، اور موزہ کو منہ میں پکڑ کر دونوں ہاتھوں کی مدد سے اوپر چڑھا اور وہ پانی اس کتے کو پلایا۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے اس کے اس کارنامہ کی قدر فرمائی اور اس شخص کی مغفرت فرمادی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جانوروں میں بھی اجر ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جگر رکھنے والے (یعنی جاندار) میں اجر ہے۔ (بخاری)

ایک حدیث میں ہے ہر گرم جگر والے میں اجر ہے۔

(کنز) "موزہ میں پانی بھرنے" کا مطلب یہ ہے کہ عرب میں چرڑہ کے موزوں کا عام رواج ہے اور ان میں پانی بھرنے سے کم گرتا ہے۔ اور منہ سے پکڑنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ جنگل کے کنوؤں میں عام طور سے کچھ اینٹیں وغیرہ اس طرح باہر کو نکال دیتے ہیں کہ جن کی وجہ سے آدمی اگر اس کے پاس ڈول رسی نہ ہو تو نیچے اتر سکتا ہے لیکن اترنے چڑھنے کے لیے ہاتھوں سے مدد لینے کی ضرورت ضرور پیش آیا کرتی ہے۔ اس لیے موزہ کو منہ سے سنبھالنا پڑا۔ ان دونوں حدیثوں میں کتے جیسے ذلیل جانور پر احسان کرنے کا جب یہ بدلہ ہے تو آدمی جو اشرف المخلوقات ہے اس پر احسان کرنے کا کیا کچھ بدلہ ہوگا۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ ایسے جانور کو مارنا مستحب ہے جیسے کہ سانپ بچھو وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن دوسرے اہل علم حضرات فرماتے ہیں کہ ان کے مارنے کے حکم کا یہ مطلب نہیں کہ اگر ان کا پیاسا ہونا معلوم ہو جائے تو ان کو پانی نہ پلایا جائے اس لیے کہ ہم مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ جس کو کسی وجہ سے قتل کیا جائے اس میں بہتری کی رعایت رکھی جائے۔ اسی وجہ سے جس کو قتل کرنا ضروری ہے اس کے بھی ہاتھ پاؤں وغیرہ کاٹنے کی ممانعت ہے (فتح)

ان دونوں حدیثوں سے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث سے ایک لطیف چیز یہ بھی معلوم ہوئی کہ حق تعالیٰ شانہٗ کسی شخص کا کوئی ایک عمل بھی اگر پسند آجائے تو اس کی برکت سے عمر بھر کے گناہ بخش دیتے ہیں، اس کے لطف و کرم کے مقابلے میں یہ کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ البتہ قبول ہو جانے اور پسند آجانے کی بات ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر گناہ گار کے سارے گناہ پانی پلانے سے یا کسی ایک نیکی سے بخش دیئے جائیں، ہاں کوئی چیز کسی کی قبول ہو جائے تو کوئی مانع نہیں۔ اس لیے آدمی کو نہایت اخلاص سے کوشش کرتے رہنا چاہیے اللہ جانے کون سا عمل وہاں پسند ہو جائے جو بیڑا پار ہے۔

بڑی چیز اخلاص ہے یعنی خالص اللہ کے لیے کوئی کام کرنا، جس میں دنیا کی کوئی غرض شامل نہ ہو اس سے دنیا کمانا مقصود نہ ہو، نہ شہرت و وجاہت مطلوب ہو، ان میں سے کوئی چیز شامل ہو جاتی ہے تو سارا کیا کرایا برباد کر دیتی ہے، اور مخلص اس کے لیے کوئی کام ہو تو معمولی سے معمولی کام بھی پہاڑوں سے وزن میں بڑھ جاتا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادہ کو نصیحت کی کہ جب تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو صدقہ کیا کر (احیاء) اس لیے کہ یہ گناہ کو دھوتا ہے اور اللہ جل شانہٗ کے غصہ کو دور کرتا ہے۔

محمد و احمد

صلی اللہ علیہ وسلم

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک بے نظیر تھی، آپ کے یہ اسما بھی بے مثل ہی تھے، آپ سے پہلے کسی کے ذہن میں ان اسماء کا خطور بھی نہ ہوا تھا حتیٰ کہ جب آپ کی ولادت کا زمانہ نزدیک آگیا کاہنوں، نجومیوں اور اہل کتاب نے نام لے کر آپ کی آمد کی بشارتیں دیں تو لوگوں نے اس نبی منتظر کی طمع میں اپنی اولاد کا نام محمد و احمد رکھنا شروع کر دیا۔

جہاں تک تاریخ سے ثابت ہوتا ہے جن کے نام محمد و احمد رکھے گئے تھے ان کی کل تعداد چھ تک ہے۔ ساتواں کوئی شخص ثابت نہیں ہوتا۔ سہیلی صرف تین ہی بتلاتے ہیں (۱) محمد بن سفیان بن مجاشع (۲) محمد بن احیحۃ بن الجلاح (۳) محمد بن عمران بن ربیعہ سہیلی سے پہلے ابو عبداللہ بن خالویہ کا خیال بھی یہی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ آٹھویں صدی میں جب پھر اس کے درپے ہوئے تو انہوں نے ان کی تعداد بیس تک پہنچا دی اور تکرار و اوہام حذف کرنے کے بعد منقح تعداد پندرہ قرار دی۔ جس میں سب سے زیادہ مشہور محمد بن عدی بن ربیعۃ ہیں۔ ان کا واقعہ بغوی، ابن سعد، ابن شاہین اور ابن السکن وغیرہ ہم نے اس طرح بیان کیا ہے۔

"کہ خلیفہ بن عبداللہ نے محمد بن عدی سے پوچھا۔ تمہارے والد نے تمہارا نام زمانۂ جاہلیت میں محمد کیسے رکھ دیا انہوں نے جواب دیا اس کے متعلق جیسا تم نے مجھ سے پوچھا ہے ایسا ہی میں نے اپنے والد سے پوچھا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ میں قبیلہ بنی تمیم کے تین اور شخصوں کے ساتھ ہمراہ ابن حنظیہ غسانی کی ملاقات کے لئے ایک مرتبہ شام کی طرف روانہ ہوا۔ ہم ایک ایسے چشمے پر جا کر اترے جو گرجا کے قریب تھا۔ گرجا کا منتظم ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا ایک نبی مبعوث ہونے والے ہیں تم دوڑ کر ان کو قبول کر لینا۔ ہم نے کہا ان کا نام؟ اس نے کہا ان کا نام محمد۔ جب اس سفر سے واپس ہوئے تو اتفاقاً ہم سب کے یہاں لڑکے پیدا ہوئے۔ اور اس لئے ہم سب نے اپنے اپنے لڑکوں کا نام محمد رکھ دیا۔"

اس کے بعد حافظ ابن حجرؒ نے اور اشخاص کے نام بھی تفصیل تحریر کئے ہیں دیکھو فتح الباری باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ... سہیلیؒ فرماتے ہیں کہ تورات میں آپ کا اسم مبارک جو مذکور ہے وہ احمدؐ ہے حافظ ابن قیم اس رائے سے متفق نہیں وہ اس پر اصرار کرتے ہیں کہ تورات میں آپ کی آمد کی پیشگوئی اسم محمد کے ساتھ بھی صاف مذکور ہے۔

اس کے بعد حافظ ابن قیم اسم "محمد" کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ محمد وہ ہے جس میں بکثرت تعریف کے اوصاف پائے جائیں۔ محمود بھی اسم مفعول کا صیغہ ہے مگر جو مبالغہ باب تفعیل ہوتا ہے وہ ثلاثی مجرد نہیں ہوتا۔ اس لئے محمد محمود سے زیادہ بلیغ ہے۔ محمد اس کو کہتے ہیں جس کی اتنی تعریف کی جائے جتنی کسی اور بشر کی نہ کی گئی ہو اس لئے تورات میں آپ کا نام محمد ہی ذکر کیا گیا ہے کیونکہ آپ کے اوصاف حمیدہ، آپ کی امت اور آپ کے دین کے فضائل و کمالات کا اتنی کثرت سے اس میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے اولوالعزم رسول کو بھی آپ کی امت میں ہونے کی آرزو ہونے لگی۔

احمد: یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں معنی میں مستعمل ہو سکتا ہے۔ پہلی صورت میں اس کے معنی ہیں "احمد الحامدین لربہ" یعنی تمام تعریف کرنے والوں میں اپنے پروردگار کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا دوسری صورت میں اس کے معنی ہیں "احق الناس واولاہم بان یحمد" تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تعریف کے قابل اور ثنا کا مستحق، اس بناء پر محمد، احمد میں یہ فرق رہے گا کہ محمد وہ ہے جس کی تعریف اپنے اوصافِ جمیلہ کی وجہ سے زیادہ کی جائے۔ اور احمد وہ ہے جس کی تعریف سب سے بہتر اور عمدہ کی جائے۔ پس محمد بلحاظ کمیت ہے اور احمد بلحاظ کیفیت، دونوں ناموں کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ اپنے خلق و خصائل کی وجہ سے اس کے مستحق ہیں کہ سب سے زیادہ اور سب سے کامل تعریف آپ کی ہو۔ اس تحقیق کے بعد ان دونوں مفہوموں کے لحاظ سے سطح عالم پر نظر ڈالئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اسماء جتنی حقیقت اور جتنی صداقت کے ساتھ آپ کی ذاتِ مبارک کے ساتھ چسپاں ہیں اتنے کسی اور پر نہیں۔ اگر یہاں اسم تفضیل کو اسم مفعول کے معنے میں لیجئے تو خالق سے مخلوق تک انبیاء علیہم السلام سے لے کر جن و ملک تک حیوانات سے لیکر جمادات تک غرض ہر ذی روح اور غیر ذی روح سب ہی نے آپ کی تعریفیں کی ہیں۔ اور آج بھی کروڑوں انسانوں کی زبانیں دن میں نہ معلوم کتنی بار آپ کی تعریف کیلئے متحرک رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ کفار میں بھی ایک معقول طبقہ ایسا ہے جو اگرچہ آپ کا دین تسلیم نہیں کرتا۔ مگر آپ کی دیانت و امانت، عدل و انصاف صداقت و راست بازی، ہوش و خرد کا ثنا خواں ہے اس لئے اگر اپنے خیال میں آپ ذرا علیحدہ ہو کر ازل سے ابد تک کی دنیا کی طرف

قارئین سے معذرت!

پچھلے دنوں کراچی کے حالات بہت زیادہ خراب ہے جسکی وجہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کی اشاعت میں تسلسل برقرار نہیں رہ سکا اور درمیان میں ایک شمارہ شائع نہیں ہو سکا۔ ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

ادارہ

کان لگائیں تو جس کی سب سے زیادہ اور سب سے بہتر تعریف آپ کے کان سنیں گے وہ مبارک ہستی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی ہوگی۔

نہ دانم آں گلِ رعنا چہ رنگ و بو دارد
کہ مرغ ہر چمنے گفتگوئے او دارد

اس لئے محمد یا احمد (بمعنی اسم مفعول) نام کی مستحق بجز آپ کی ذات ہو سکتی ہے اتنی کسی اور کی نہیں ہو سکتی اور اگر احمد کو اسم فاعل کے معنی میں لیجئے تو بھی اس اسم مبارک کی سب سے زیادہ مستحق آپ ہی کی ذات پاک ہے کیونکہ جس قدر خدا کی تعریف آپ نے کی ہے اتنی کسی بشر نے نہیں کی اور اسی طرح اپنی امت کو بھی موقعہ بموقعہ خدا کی اتنی حمد سکھائی کہ کتب مقدسہ میں اس امت کا لقب ہی حامدون پڑ گیا۔ یعنی خدا کی بہت تعریف کرنے والی امت۔ صحیحین میں ہے کہ محشر میں جب شفاعت کے لئے آپ تشریف لے جائیں گے تو آپ پر خدا کی حمد و ثناء کا دروازہ کھولا جائے گا جو اس سے پیشتر کسی پر نہیں کھولا گیا تھا۔ پس سب انبیاء تو حامد ہیں اور آپ حامدوں میں آپ احمد ہیں۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ پہلے آپ احمد تھے پھر محمد ہوئے کیونکہ سب سے پہلے آپ نے خدا کی تعریف کی پھر آپ کے بعد مخلوق نے آپ کی تعریف کی۔ اسی طرح محشر میں سب سے پہلے آپ ہی خدا کی حمد کریں گے۔ جب آپ کی سفارش سے حساب شروع ہو جائے گا تو پھر اہل محشر آپ کی حمد کریں گے۔ اس لئے آپ پہلے احمد ہیں اور بعد میں محمد۔ بلحاظ وجود بھی پہلے آپ احمد ہیں۔ اور بعد میں محمد کیونکہ کتب سابقہ میں آپ کی بشارت اسم احمد سے مذکور ہے اور جب عالم وجود میں تشریف لے آئے تو محمد کے نام سے پکارے گئے (دیکھو فتح الباری)

خلاصہ یہ کہ احمد بمعنی محمد یا بمعنی احمد الحامدین یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ حمد کے ہر پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت بڑی خصوصیت حاصل ہے اسی بنا پر سورہ الحمد خاص کر آپ کو ہی مرحمت ہوئی آپ کی ہی امت کا لقب حامدون ہوا اور محشر میں لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) بھی آپ کے ہی ہاتھوں میں ہوگا اور آپ کی ہی کے مخصوص مقام کا نام مقام محمود ہے۔ آپ کی شریعت میں بھی کھانے کے بعد پینے کے بعد، دعا کے بعد، سفر سے واپسی کے بعد غرض بہت سے مختلف مواقع پر خدا کی حمد سکھائی گئی پھر یہ مختلف اور متنوع تعریفیں جب ہر زمانہ میں بے شمار انسانوں کی زبانوں سے ہوتی ہیں وہ درحقیقت آپ ہی کی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ اس لئے ان تمام تعریفوں کو بجا طور پر آپ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے اس کے بعد اب سوچو کہ جتنی خدا کی تعریف فضاء عالم میں آپ کے ذریعہ سے گونجی کیا کبھی کسی اور کے ذریعہ سے گونجی ہے۔ اور اسی کے ساتھ جتنی کثرت کے ساتھ خدا کی غیر متناہی مخلوق نے آپ کی تعریفیں کیں اتنی کسی اور شخصیت کی ہیں۔ پہر اعتبار سے حمد کی جتنی خصوصیت آپ کی ذات کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔ اتنی کسی اور ذات کے ساتھ نہیں ہوتی۔ اس لئے احمد و محمد نام پانے کے لئے بھی آپ ہی کی ذات منتخب ہونی چاہئے۔ اس لئے آپ سے پہلے بھی جس نے یہ نام رکھا۔ آپ کی اتباع میں رکھا اور بعد میں بھی جس نے اس نام کو اختیار کیا آپ ہی کے اتباع میں کیا۔

اللھم صل وسلم وبارک علیہ

شیخ اکبرؒ یہاں ایک اور عجیب نکتہ لکھ گئے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے جب ہم کھا پی کر فارغ ہوتے ہیں تو خدا کی حمد کرتے ہیں۔ جب سفر ختم کر کے گھر واپس آتے ہیں تو خدا کی حمد کرتے ہیں۔ اسی طرح جب دنیا کا طویل و عریض سفر ختم کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو خدا کی حمد کریں گے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین (دیکھو روض انف ص ۱۰۶)

اس دستور کے مطابق مناسب ہے کہ جب سلسلہ رسالت ختم ہوا تو یہاں بھی آخر میں خدا کی حمد ہو اس لئے جو نبی سب سے آخر میں آئے ان کا نام محمد رکھا گیا۔ بے شک جو ذات پاک حسن و خوبی کی تمام رعنائیوں اور زیبائشوں کا مجموعہ ہو اس کے اسماء بھی اسمائے حسن و خوبی کا مجموعہ ہونے چاہئیں۔

(ماخوذ از ترجمان السنہ مصنف استاذ الحدیث مولانا محمد بدر عالم صاحبؒ ج ۳ ص ۲۵۱ تا ۲۵۴)

مرسلہ، سعید احمد طورج طیر سٹی کراچی

مولانا علامہ انور شاہؒ اور علامہ اقبالؒ

جناب خورشید احمد منجنگ ایڈیٹر میڈیکل نیوز، کراچی اور اسلام آباد مولانا منظور احمد الحسینی کے دوست ہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ اپنے والد صاحب کا واقعہ مولانا کو سنایا کہ میرے والد گرامی جناب ڈاکٹر جلال الدین صاحب ڈویژنل سرجن لاہور حضرت تھانویؒ سے متعلق اور ان کے مرید تھے۔ اکابر علماء مولانا تھانویؒ حضرت مدنیؒ حضرت انور شاہ کشمیریؒ اور دیگر دوست اکابر علماء ان کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ دیوبند سے لاہور تشریف لائے میں ان کو اسٹیشن پر لینے کے لئے گیا میں نے کہا حضرت گھر تشریف لائیں۔

مولانا نے کہا کہ آج میں نے صرف ڈاکٹر محمد اقبال سے ملنا ہے اور ابھی سیدھا دیوبند جانا ہے لہذا مجھے وہاں چھوڑ دیجئے۔ والد صاحب نے مولانا کو ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے گھر پہنچا دیا اور والد صاحب باہر ہو گئے حضرت انور شاہ کشمیریؒ اور علامہ محمد اقبالؒ بند کمرے میں کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے جب دروازہ کھلا تو میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر محمد اقبال بچوں کی طرح آنسو بہا رہے تھے، زار و قطار رو رہے تھے حضرت نے اسی وقت مجھے فرمایا کہ مجھے اسٹیشن چھوڑ دیجئے اور اسی وقت واپس دیوبند روانہ ہو گئے۔

شجاعت نبوی

صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں جتنے بھی انبیاء علیہ السلام تشریف لائے تمام بشری کمزوریوں سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ، اخلاق حسنہ، اور اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور ہر اچھی وصف نبی و رسول میں موجود تھی۔ شجاعت کی صفت بھی ہر انسان کا اصلی جوہر ہے اگر ایک آدمی بہادر ہے تو اس میں استقلال، ارادے کی پختگی، سچائی، بے باکی بھی اس میں موجود ہوگی تاجدار مدینہ کے راستے میں جتنی مشکلات و مصائب آئے، غزوات میں جس طرح ثابت قدمی، اور دلیری کا ثبوت دیا وہ آپ ہی کی شان ہے آپ تمام دنیا میں سب سے زیادہ بہادر تھے اور تمام انبیاء مرسلین سابقین کے کمالات کا مجموعہ تھے۔ جس طرح حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

؎ جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

سنہ ۸ھ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ سے فارغ ہو کر قبائل ہوازن و ثقیف کا رخ کیا اور غزوہ حنین پیش آیا قبائل ہوازن نے گھات لگا کر جب اسلامی لشکر پر تیروں کی بوچھاڑ کی تب آپ ہی تھے جو بہت کم تعداد صحابہؓ کے ساتھ ڈٹے رہے اور اس وقت اپنے خچر کو ایڑ لگا کر آگے بڑھانے کی کوشش فرماتے لیکن شمع رسالت کے پروانے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے رہے کسی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ غزوہ حنین میں تم میدان سے ہٹ گئے تھے تو انہوں نے کہا ہاں! لیکن خدا کی قسم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھمسان کی جنگ اور تیروں کی بوچھاڑ میں بھی اپنی جگہ ثابت قدم رہے اور یہ شعر پڑھتے رہے۔

؎ انا النبی لا کذب ۰ انا ابن عبدالمطلب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے آقا سب سے زیادہ بہادر تھے ایک دفعہ رات کو مدینہ میں شور ہوا کہ دشمن آگیا ہے۔ تو صحابہؓ اپنے اپنے ہتھیار لیکر جب مدینہ سے باہر نکلے تو دیکھا کہ آنحضرتؐ گھوڑے کی برہنہ پشت پر سوار ہیں اور واپس تشریف لا رہے ہیں اور فرمایا کوئی خطرے کی بات نہیں جاؤ آرام کرو میں دور دور سے ہو کر آرہا ہوں دشمن کہیں بھی نہیں۔ اندازہ کیجئے رات کو تاریکی میں کہاں کہاں کا چکر لگا کر تشریف لائے ایسا کام کوئی اعلیٰ درجہ کا دلیر ہی کر سکتا ہے۔

جہاد سے واپسی پر آپ درخت کے نیچے تن تنہا آرام

باقی صفحہ ۲۶ پر

اے بنی نوع انسان

میاں محمد سعید
لاہور

زندگی کے پہلے ۱۰ سال: بچپنے اور کھیل کود میں گزارے۔

پھر بیس سال تک یعنی بقیہ دس سال: جوانی آئی مگر بے کار اور فضول کاموں میں گذری

تیس سال کی عمر تک یعنی بقیہ دس سال: شادی کے بندھن اور دنیاداری کے جھنجٹوں میں پھنس کر گزارے۔

چالیس سال کی عمر تک یعنی یہ دس سال: وقت سے پہلے بڑھاپے کے آثار نمایاں ہوئے۔

پچاس سال کی عمر تک یعنی یہ دس سال: ہوش و حواس غائب اور نیم پاگل زندگی۔

ساٹھ سال کی عمر تک یعنی یہ دس سال: کمر جھکی، ہڈیوں کا ڈھانچہ، اولاد کی سرد مہری، ہاتھ میں لاٹھی لیے سکون کی تلاش۔

ستر سال کی عمر تک یعنی زندگی کے آخری دس سال: عمر رفتہ کی بے کار یادیں، اپنوں اور غیروں کے ظلم اور بے انصافیوں پر آنسو، موت کو نزدیک آتے دیکھ کر خوف۔ اور آخرت میں اپنی بداعمالیوں اور گناہوں کی سزا کا فکر

تو یہ ہے انسان کی زندگی کا مختصر خاکہ، پانی کے بلبلے کی طرح فنا اس کا حشر ہے۔ تو اے بنی نوع انسان دنیا میں کچھ نیک کام کر۔ ایمانداری اپنا۔ خلوص سے پیش آ۔ غریب پروری کر، لالچ چھوڑ، متقی اور پرہیزگار بن۔ اگر کسی سے قرض لیا ہے تو فوراً اتار۔ تاکہ آخری عمر میں ذلیل نہ ہو۔ اور آخرت کا ڈر اور خوف نہ رہے ورنہ اگلے جہاں دوزخ میں سدا سڑتا رہے گا۔

البقرہ (آیت نمبر ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾

ترجمہ: اے انسانو عبادت (اختیار کرو) اپنے پروردگار کی جس نے تمہیں پیدا کیا تم کو اور اُن لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ

(آل عمران آیت نمبر ۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے جیسے چاہیئے اس سے ڈرنا اور نہ مرو لیکن مسلمان

تجزیہ

محمد حنیف ندیم

پاکستان میں اسمگلنگ اور منشیات کے تین بڑے اڈے

ربوہ ــــ محمود آباد ــــ ناصر آباد

ان اڈوں کا "آپریشن کلین اپ" کب ہوگا؟

افیون قادیانیوں کے پیشوا (جھوٹے نبی) مرزا قادیانی کی "سنت" ہے اس لئے اس کا رکھنا، فروخت کرنا خود استعمال کرنا یا دوسروں کو استعمال کرانا، قادیانیوں کے نزدیک کوئی معیوب بات نہیں ہے۔ مرزا قادیانی جو چیزیں ہر وقت اپنے ساتھ صندوق میں رکھتا تھا ان میں افیون بھی شامل ہے چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر احمد سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۹۷ پر یہ روایت نقل کرتا ہے۔

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مفصلہ ذیل ادویات حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اپنے صندوق میں رکھتے تھے اور انہی کو زیادہ استعمال کرتے تھے انگریزی ادویہ میں سے کونین، ایسٹن سیرپ، فولاد، ارگٹ، وائینم اپی کاک، کوکا اور کولا کے مرکبات، سپرٹ ایمونیا، بیدمشک اسٹرکنس وائن آف کاڈلیور آئل، کلوروڈین، کاکل پل، سلفیورک ایسڈ ایرومیٹک، سکاٹس ایملشن رکھا کرتے تھے اور یونانی میں سے مشک، عنبر، کافور، جدوار اور ایک مرکب جو خود تیار کیا تھا یعنی تریاق الٰہی رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ چنگ غربا کی مشک ہے اور فرماتے تھے کہ افیون میں عجیب وغریب فوائد ہیں۔ اسی لئے اسے حکماء نے تریاق کا نام دیا ہے۔"

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا مرزا محمود کہتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تریاق الٰہی دوا خدا کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اوّل کو حضور ۶ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران استعمال کرتے رہے"۔

(الفضل جلد ۱۷ نمبر ۱۹ بحوالہ علم طب مسیح موعود الموسوم بہ طبی نسخہ جات صفحہ ۳)

ہیروئن افیون کی بگڑی ہوئی شکل کا نام ہے اس لئے افیون چونکہ مرزا قادیانی کی "سنت" ہے اس لئے قادیانیوں کے نزدیک اس کا کاروبار کوئی معیوب بات نہیں اور جب معیوب بات نہیں تو بیرون ملک اسمگل کرنے سے خواہ ملک کا نقصان ہی کیوں نہ ہو وہ مرزا قادیانی کی اس "سنت" پر عمل کرنے سے ہرگز ہرگز باز نہیں آسکتے۔

مرزا قادیانی
افیون اِستعمال کرتا تھا

حکومت نے سہراب گوٹھ میں "آپریشن کلین اپ" کیا بتایا جاتا ہے کہ وہاں اسلحے اور منشیات کا مرکز تھا۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ آپریشن کیوں کیا گیا۔ کیا جانا چاہیے تھا یا نہیں اس لئے کہ ہمارے کوئی سیاسی عزائم نہیں اور نہ ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئی سیاسی جماعت ہے۔ البتہ ہم یہ ضرور کہیں گے کہ حکمران طبقہ کو سہراب گوٹھ میں تو اسلحہ بھی نظر آگیا منشیات بھی دیکھ لیں۔ اسمگل شدہ اشیاء بھی نظر آگئیں ان کو تخریب کاری کے تین بڑے مرکز، اسلحے اور ہیروئن و افیون کی تین اہم منڈیاں ربوہ، محمود آباد، ناصر آباد کیوں نظر نہیں آتیں؟

گزشتہ سال ابوظہبی میں چار قادیانیوں کو ہیروئن کے الزام میں تین تین سال قید کی سزا ہوئی تھی ان کا تعلق ربوہ سے تھا ثبوت کے لئے روزنامہ جنگ کوئٹہ کی خبر ملاحظہ ہو۔

"کسووال (نامہ نگار) گزشتہ دنوں ربوہ کے چار قادیانیوں کو ابوظہبی میں ہیروئن اسمگل کرکے فروخت کرنے کے جرم میں تین تین سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی ہے تفصیلات کے مطابق فیکٹری ایریا ربوہ کے قادیانی زاہد منیر، طاہر منیر، طارق احمد اور مسرور احمد کو ابوظہبی میں پاکستان سے ہیروئن اسمگل کرنے کے الزام میں گرفتار کرکے مذکورہ سزا سنائی گئی جب کہ اس گروہ میں شامل بشیر احمد اور اس کی بیوی گرفتاری سے بچنے میں کامیاب ہوکر خفیہ طور پر پاکستان فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے"۔ کراچی کے اخبارات میں ۲۵ اپریل ۸۵ء کو ایک خبر شائع ہوئی۔

"۱۴ اپریل کو پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کے ایک جہاز کے کراچی سے دبئی پہنچنے پر ایک کنٹینر سے جس میں چاول لدا ہوا تھا ایک ٹن ہیروئن برآمد کرلی یہ چاول پاکستان رائس ایکسپورٹ کارپوریشن نے دبئی کی ایک فرم وارسم کو برآمد کیا تھا" پاکستان رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے جس شعبہ نے یہ چاول برآمد کیا اس شعبہ کا منیجر حمزہ بن عبدالقادر پروکیورمنٹ کا منیجر الیس کے ملک اور فنانس کا منیجر عبدالغنی تھا اور یہ تینوں پکے قادیانی ہیں ـــ جہاں تک ربوہ محمود آباد اور ناصر آباد میں اسلحہ کی بھرمار کا تعلق ہے تو ایک اطلاع کے مطابق کراچی سے وہاں دھڑا دھڑ اسلحہ پہنچ رہا ہے اور مبینہ طور پر این ایل سی کے ٹرک بھی استعمال ہو رہے ہیں۔ اور وہ اسلحہ اندرون سندھ منتقل کررہا ہے کہا جاتا ہے کہ ڈاکو یہی اسلحہ استعمال کررہے ہیں۔

قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے ۱۹۸۲ء میں ایک جمعہ کو تقریر کرتے ہوئے انتہائی پرجلال انداز میں کہا تھا کہ

"ساری دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل جائیں ان خزانوں کو اربوں سے ضرب دے لیں تب بھی اس روپیہ کو (جو قادیانی بجٹ کی صورت میں تیار کرتے ہیں) شکست نہیں دے سکتیں تب وہ یہ روپیہ جیتے گا اس کے مقدر میں شکست نہیں"

(الفضل ربوہ ۱۲ جولائی ۱۹۸۲ء بحوالہ الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۸۲ء)

قادیانیوں کے پاس واقعی روپے کی کمی نہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں کی طاقت کو کمزور کرنے اور ان کے باہمی اتحاد کو

پارہ پارہ کرنے کے لئے مسلمان دشمن طاقتوں نے اپنی تجوریوں کے منہ کھول رکھے ہیں۔ مغربی سرمایہ داروں یہودی سیٹھوں اور ہندو ساہوکاروں کی نظر عنایت ان پر جاری ہے۔ تنہا قادیانی اپنے سرمایے سے کچھ نہیں کر سکتے۔ کیوں کر ان کی تعداد آٹے میں

ابوظہبی میں ربوہ کے چار قادیانیوں کو ہیروئن اسمگل کرنے کے جرم میں سزا ہوئی

نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ یہ غیر ملکی سرمایہ ہی ہے جو مرزا طاہر کی زبان سے بول رہا ہے۔ اسی بنا پر آج سے ایک سال پہلے مرزا طاہر نے اپنے پیروکاروں کو یہ لائن دی تھی کہ:

"صوبہ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے"

اس لائن کے بعد صوبہ سندھ خصوصاً کراچی کے حالات خراب ہوئے اور یہاں تک خراب ہوئے کہ فوج کو حرکت کرنا پڑا آج اندرون سندھ اور کراچی میں فوج متعین ہے۔ فوج خود ملوث نہیں ہوئی بلکہ ایک سازش کے تحت فوج کو ملوث کرنے کے حالات پیدا کئے گئے۔ اب جبکہ فوج ملوث ہو چکی ہے۔ قادیانی بغلیں بجا رہے ہیں۔ ان کی باچھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ ایک دوسرے کو مبارک بادیں پیش کر رہے ہیں۔ اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ہمارے مرزا طاہر نے یہ جو پیش گوئی کی تھی "صوبہ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ اب پوری ہوتی نظر آتی ہے۔

کراچی اور حیدرآباد میں جو واقعات رونما ہوئے ان پر ہر محب وطن پاکستانی خون کے آنسو رو رہا ہے۔ جس کا ثبوت ان بیانات سے ملتا ہے جو روزنامہ اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں ملک کی کوئی بھی سیاسی جماعت تنظیم یا ادارہ ایسا نہیں ہوگا جس نے ان واقعات پر اظہار افسوس نہ کیا ہو قادیانی تنظیم ہی وہ واحد تنظیم ہے۔ جو چپ سادھے ہوئے ہے ــــ ایسا

باقی صفحہ ۲۶ پر

نظم ـــــ مرزا قادیانی

وہ کاذب ہے اکذب ہے جھوٹا نبی ہے
وہ جھوٹا ہے مہدی وہ شیطاں جلی ہے

کبھی ہے بروزی کبھی ہے وہ ظلی
حقیقت میں انگریز کا ہے مُصَلّی

مسیلمہ طلیحہ کا ہے وہ برادر
وہ دریائے کذب و ریا کا شناور

وہ بیگم محمدی پہ مرتا رہا ہے
سدا اُس کی فرقت میں جلتا رہا ہے

فقط ٹیچی ٹیچی ہے پیغام اُس کا
جہنم کے ماتھے پہ ہے نام اُس کا

نہ مکّی نہ مدنی وہ ہے قادیانی
کہیں اُس کو ابلیس و دجّال ثانی!

منافق ہے کافر ہے دجّال ہے وہ
کہ جھوٹی نبوّت کی فٹ بال ہے وہ

وہ شیطاں مجسم ہے مکار بھی ہے
سنو منتظر کہ وہ بدکار بھی ہے

ے مصلی پنجابی میں خاکروب کو کہتے ہیں۔ دوسرے معنی اس کے انگریز کے در پر سر کو جھکانے والا ہوگا

حکیم محمد شریف خاں منظور درانی
کروڑ ضلع لیہ

اِسلام کی اخوّتِ عامّہ

مولانا عبد الحق غوری ٹاؤن ۔ کراچی

اخوت عامہ اور احترام انسانیت اسلامی نظام زندگی کا سنگ بنیاد ہے۔ اس عام انسانی برادری اور انسانی مساوات کے بموجب بنی نوع انسان باہم دیگر ایک ہیں چنانچہ ابتداء آفرینش میں روئے زمین کے تمام انسان ایک ہی "امت" تھے بعد میں دین سے انحراف اور نفسانیت کے غلبہ نے انسانیت کا شیرازہ منتشر کر دیا۔ اس منتشر اور پراگندہ نوع انسانی کو اسلام نے وحدت انسانیت کی بنیاد پر پھر مجتمع ہونے کی دعوت دی۔

ان ھٰذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاتقون (القرآن)

بیشک تمہاری یہ اُمت "ایک اُمت" ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں۔ پس مجھ سے (میری نافرمانی) سے ڈرتے رہو۔

اسلام نے اس "وحدت" کو بحال رکھتے ہوئے خدا کو رب العالمین مانا اور اس کے رسول کو رحمۃ للعلمین جانا اور اس کی کتاب کو ذکر للعالمین قرار دیا۔ اور انسانی مساوات کو اتنی اہمیت دی کہ ایک انسان کے نقصان کو تمام انسانوں کا نقصان اور ایک انسان کے نفع کو تمام انسانوں کا نفع قرار دیا۔

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما احی الناس جمیعا ہ (القرآن)

جس نے کسی کو بغیر کسی کی جان لئے یا زمین میں فساد پھیلائے قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے اس کو زندہ رکھا (جان بچائی) گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا (جان بچائی)

اسی اصول پر اسلامی تمدن اور معاشرے کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ قرآن حکیم نے اس حقیقت کا اعلان کر کے انسانوں کی تفریق اور انتشار کا خاتمہ کر دیا۔ یہ عقیدہ رکھنے والا (مسلمان) چھوت چھات نسلی امتیاز، وطنی عصبیت اور فرقہ پرستی کا قائل نہیں ہو سکتا۔ اس کی انسان دوستی اور آپس میں انسیت و ہمدردی کسی ایک ملک یا طبقہ تک محدود نہیں ہو سکتی بلکہ آفاق عالم کو محیط ہوگی چنانچہ امت مسلمہ اس عام انسان دوستی اور انسان کی خیر خواہی کے لئے مامور ہے فرمایا گیا ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الخ

تم بہترین امت ہو تم کو عام انسانوں (کی راہنمائی) کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

اور فرمایا:

وکذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھدآء علی الناس الآیۃ:

اسی طرح ہم نے تم کو ایک اعتدال پسند امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں کے لئے شاہد (نمونہ) بنو۔

اسلام کے نزدیک انسان بلا امتیاز رنگ و نسل و وطن صرف "انسان" ہونے کی حیثیت سے محترم ہے اس لئے کہ تمام انسانوں میں پیدائشی مساوات ہے چنانچہ آیت کریمہ۔ ولقد کرمنا بنی آدم۔ الآیہ میں اس کا اعلان ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ الحدیث (ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ عمل کی بنا پر بلند و پست اور نیک و بد ہو جاتا ہے)

ونفس وما سوّاھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا قد افلح من زکّٰھا الآیۃ۔

اور قسم ہے (انسانی) نفس کی اور اس کو موزوں و معتدل بنانے کی اور پھر اس کو پرہیزگاری اور بدکاری دونوں سے آگاہ کر دیا بیشک فلاح اس نے پائی جس نے اس نفس کو بدکاری سے پاک و صاف کیا۔

غلاموں کی قدر افزائی

اقوام عالم اس تمام تمدنی ترقی کے باوجود جس کی وہ دعویدار ہیں اس اخوت عامہ اور احترام انسانیت کے اس اعلیٰ تصور سے آج بھی کوسوں دور ہیں۔ آج بھی یہ ترقی یافتہ مغربی قومیں (اہل یورپ و امریکہ) حبشیوں کے عام انسانی حقوق تسلیم کرنے میں بھی پس و پیش کرتی ہیں شاید ان کو ان کے "انسان" ہونے میں شبہ ہے لیکن اسلام ان کی انسانی شرافت کا اعتراف کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشی بادشاہ نجاشی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اوصیکم بتقوی اللّٰہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا۔

میں تم کو اللہ (کی نافرمانی سے) ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور امیر کی بات سننے اور ماننے کی اگرچہ وہ حبشی غلام کیوں نہ ہوں۔

حضرت صہیبؓ ایک رومی غلام ہی تو تھے حضرت عمرؓ انہیں دیکھ کر فرمایا کرتے تھے: نعم العبد صہیب، صہیب بہت ہی اچھا غلام ہے) اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے تو ان کے جنازہ کی نماز انہی صہیب نے پڑھائی حالانکہ مسلمانوں کی جماعت میں بہت سے قریشی کبار صحابہ بھی موجود تھے۔

اسلام اور عمل

اسلام کے نزدیک اس عام انسانی برادری کے بنیادی اصول کے بعد "حسن عمل" اور "تقویٰ و پرہیزگاری" انسانی شرف کی بنیاد ہے۔ اکرمکم التقوٰی (بزرگی صرف تقویٰ ہے)

اسلام عمل کا پیغام ہے اور تمام عالمیوں کو عمل کی دعوت دیتا ہے۔ رنگ، نسل، قوم، زبان اور وطن کی ہر تفریق اور ہر قسم کی گروہ بندی کو مٹا کر ایک ایسی عالمگیر انسانی برادری قائم کرتا

ہے جس میں صرف عمل ہی پر مدار عظمت و شرف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لکل درجات مما عملوا۔

ہر ایک کے درجے عمل کے اعتبار سے ہیں۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصول کی صرف تعلیم ہی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ عملی طور پر اس کو قائم فرمایا اور معمول بہ بنایا چنانچہ آپ نے غلاموں کی آزادی کا صرف اعلان ہی نہیں کیا بلکہ اپنے غلام زید بن حارثہؓ کو اپنا متبنیٰ بنا لیا اور عرب کے قدیم دستور کے خلاف ان کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے کر دی۔ چنانچہ حضرت زید آپ کی غلامی کو آزادی پر سرمایہ فخر اور لائق ترجیح سمجھتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجازت دینے کے باوجود آپ سے جدا ہونا اور اپنے ماں باپ کے ساتھ کنبہ قبیلہ میں جانا اور رہنا گوارا نہ کیا قرآن میں ان کا ذکر نام لے کر کیا گیا ہے۔

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ اور حضرت جویریہؓ سے نکاح کیا جو قید ہو کر آئی تھیں۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو جو حضرت زید بن حارثہؓ کے بیٹے اور غلام زادے تھے لشکر اسلامی کا امیر بنایا جس میں حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ جیسے اکابر صحابہ سپاہیوں کی حیثیت سے شامل تھے۔

اسلام میں عمل کے معیار شرافت ہونے کا ایک اور بین ثبوت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتدار ابو جہل اور ابو لہب جیسے قریشی سردار صرف ایمان نہ لانے کی وجہ سے مردود قرار پائے اور حضرت بلالؓ جیسے حبشی غلام آپ کے ممتاز صحابی بن گئے۔

الجنۃ لمن اطاع اللہ ولو کان عبداً حبشیا
والنار لمن عصی اللہ ولو کان قرشیا ھاشمیا

جنت اللہ کی اطاعت کرنے والے کے لئے ہے اگرچہ وہ حبشی غلام ہو اور جہنم اللہ کی نافرمانی کرنے والے کیلئے ہے اگرچہ وہ قریشی اور ہاشمی (سردار ہو)

رسول اللہ نے اپنے خاندان والوں کو آگاہ کیا کہ میں تم کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا اس لئے نیک عمل کرو۔

ابو جہل ابو لہب قریشی ہونے کے باوجود اپنے کافرانہ اعمال کی وجہ سے مردود ہو گئے۔ لیکن حضرت سلمانؓ جو عجمی اور ایرانی نژاد تھے ایمان اور عمل صالح کی برکت سے صحابہ اور آپ کے "اہل" میں شمار ہو گئے۔ فرمایا۔

سلمان منا اھل البیت من سلک علی طریقی فھوالی

سلمان ہم سے ہیں۔ اہل بیت میں سے ہیں جو ہمارے طریق پر چلے گا وہ ہمارا اپنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لیس لاحد علی احد فضل الا بالدین والتقوی

میری نظر میں کسی شخص کو بجز دین اور پرہیز گاری کے اور کسی اعتبار سے کسی پر بزرگی حاصل نہیں ہے

ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا!

یامعشر قریش ان اللہ قد اذھب عنکم نخوۃ الجاھلیۃ وتعظمھا بالاٰباء الناس من آدم وآدم من تراب۔

اے قریش کے گروہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر سے عہد جاہلیت کا کبر و نخوت اور باپ دادا پر بڑائی جتانا دور کر دیا ہے۔ انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں

قومی و نسلی تفریق کا خاتمہ

اسلام سے پہلے جو نسلی وطنی و قومی امتیازات برتے جاتے تھے اور اب بھی جو غیر مسلموں میں برتے جاتے ہیں۔ وہ انسانیت کے احترام کے منافی ہیں اسلام نے خلقکم من نفس واحدۃ (تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا) کا اعلان کر کے سب کو ایک ہی سطح پر کھڑا کر دیا اور انما المؤمنون اخوۃ (اس کے سوا نہیں کہ سب مومن بھائی بھائی ہیں) کہکر مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد رنگ و نسل، وطن و زبان اور جغرافیائی حدود کی بجائے "ایمان" پر رکھی۔ تمام مسلمان خواہ عربی ہوں یا عجمی، ہندی ہوں یا چینی، افریقی ہوں یا یورپی، سامی ہوں یا حامی ایک کنگھی کے دانوں کی طرح برابر ہیں۔ اسلام تمام بنی نوع انسان کو یکساں اور برابر سمجھتا ہے۔ امتیاز کا معیار صرف یہ ہے کہ اللہ کا پیغام قبول کرنے والے خواہ روئے زمین کے کسی حصے میں بستے ہوں سب ایک قوم کے افراد ہیں دنیا میں اسلام ہی وہ دین ہے جو نہ نسلی نہ قومی بلکہ خالص "انسانی" ہے۔

اسلامی عدل

اسلام میں حاکم مطلق صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کی شان لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون (جو وہ کرتا ہے اس سے باز پرس نہیں کی جا سکتی اور بندوں سے باز پرس کی جاتی ہے) لہٰذا کسی انسان کا اقتدار غیر مسئول نہیں ہو سکتا۔

حضرت عمرؓ کو جب کوئی نصیحت کرتا اور کہتا اتق اللہ یا عمر (خدا سے ڈراے عمر) تو آپ بہت خوش ہو کر فرماتے تھے "تم لوگوں کی مجھ پر جو ذمہ داری ہے اسے پورا کرانے کے لئے مجھے نصیحت کرتے رہا کرو"۔

حضرت معاذ بن جبل نے قیصر روم کے دربار میں خلیفہ کی حیثیت بیان کرتے ہوئے فرمایا "خلیفہ ہم میں سے ہی ایک فرد ہوتا ہے۔ اس کے حقوق مساوی ہوتے ہیں۔ اگر وہ اللہ و رسول کا اتباع کرے تو ہم اسے خلیفہ مانتے ہیں ورنہ معزول کر دیتے ہیں قصاص حدود اور تعزیرات کے نفاذ اور اجراء میں بھی تمام مسلمان برابر ہیں۔

اخوت عامہ اور انسانی مساوات و عدل کے یہی وہ اصول تھے جنہوں نے اسلام کو اقوام عالم میں مقبول بنایا اور تھوڑی ہی مدت میں یدخلون فی دین اللہ افواجا (اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے) کا منظر سامنے آگیا۔ اور یہی وہ اصول ہیں جو اس کو مستقبل میں اقوام عالم کا آخری مقبول دین بنا دیں گے۔ اور رنگ و نسل اور علاقائی حدود میں محصور "انسانیت" اس کی وسیع آغوش رحمت میں امن و سکون اور زندگی کی طمانیت حاصل کرے گی۔

بزمِ ختم نبوت

حالیہ ہنگامے کس نے کرائے؟

عطاء المحسن صوبائی پریس سیکرٹری عقدہ حیدرآباد

کراچی اور حیدرآباد کے ہنگاموں کے ذمہ دار قادیانی اور ان کے حکمران ہیں پچھلے سال لندن میں مرزا طاہر نے اپنے نام نہاد اسلام آباد میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان میں جیسے طور پر قادیانیوں پر ظلم و تشدد بند نہ کیا تو سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ آج کل کے حالات مرزا طاہر کے اشارے پر کرائے جا رہے ہیں۔

یہ رسالہ عظیم جہاد ہے

محمد عنصر سندھو ٹنڈو آدم

میں سابقہ چار ماہ سے اس رسالہ کا مطالعہ کر رہا ہوں اور اس رسالے نے جتنا مجھے متاثر کیا ہے۔ شاید ہی کسی اور اسلامی رسالہ نے اتنا متاثر کیا ہو۔ آج کے دور جا فوشی میں یہ رسالہ قادیانیت کے خلاف ایک عظیم جہاد ہے۔ اس لاثانی رسالہ سے مرزائیت کے جھوٹے اور مکار عزائم پر کاری ضرب لگی ہے اس رسالہ کے ذریعہ حکومت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ عوام توجہی برتنا بند کرے اور جلد از جلد مرزائیت کے خلاف کوئی عبرت ناک قدم اٹھائے میری یہ دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرے (آمین) کیونکہ دور حاضر کے مسلمانوں کو جو کہ مرزائیت کی دیمک سے واقف نہ تھے اس رسالہ نے جگایا ہے۔

معیار بلند کیجئے

محمد اسلم چغتائی ۔ بہاول پور

بندہ ہفتہ وار ختم نبوت کا مستقل خریدار ہے تازہ شمارہ ٹائیٹل کی خوبصورتی اور آرائش زیبائش میں اپنی مثل آپ ہے ختم نبوت چونکہ عالمی سطح کا پرچہ ہے اس سے اس کا معیار بلند ہونا چاہیئے۔

بہت اچھا اور اعلیٰ رسالہ ہے

عبدالقیوم خان ـــــ کرور لعل عیسن

ہفت روزہ ختم نبوت کا میں کئی ماہ سے خریدار ہوں۔ رسالہ باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے دل لگا کر پڑھتا ہوں۔ مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا میں اس پر حیران ہوں کہ قادیانی اتنی سرگرمی کر رہے ہیں کہیں مولانا یونس پر قاتلانہ حملہ کرتے ہیں کہیں خوشاب میں مولانا قاری سعید احمد پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ ان حملہ آوروں کو فوری گرفتار کر کے سزا دی جائے اور ان کی غنڈہ گردی پر پابندی لگائی جائے۔

یہ رسالہ ہمارا ہے!!

ثریا انجم ، مانسہرہ

یہ رسالہ ہمارا ہے ـــــ یہ سب سے پیارا ہے
جن لوگوں نے کیا مطالعہ ـــــ سوچ ہوئی ہے ان کی بالا
جہاں پر ختم نبوت ہے ـــــ وہاں فرحت ہی فرحت ہے
جن لوگوں نے ختم نبوت کی خاطر کیا جہاد ۔ زندگی ان کی پُر مسرت ہے

ہر طبقہ پسند کرتا ہے

ڈاکٹر دین محمد فریدی ، چک ۶۲ بھکر

الحمدللہ پرچہ کو ہر طبقۂ خیال کے حضرات پسند کرتے ہیں۔ اب کام کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ ۱۹۸۹ء میں فتح اسلام کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) میں دھوم دھام سے کی جائے۔ اور قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی جائے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد میں کامیاب فرمائے آمین۔

یہ رسالہ بڑا ہی عمدہ تحفہ ہے

عبدالصمد ندیم جنگجو ـــــ (بلوچستان)

رسالہ ہر ہفتے مل رہا ہے روزانہ اس کا مطالعہ کرتا ہوں۔ دل میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے یہ رسالہ بڑا ہی عمدہ تحفہ ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو دین حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے ہم سب کو تعاون و نصرت کی توفیق بخشے آمین میں آپ سب صاحبان کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ حضرات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور قادیانیوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔

بہت متاثر ہوا!

ماسٹر فضل حکیم ـــــ چارسدہ ٹاؤن

ایک دن مجھے دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ جانے کا اتفاق ہوا جہاں میں نے کئی رسالے دیکھے۔ اسمیں ختم نبوت رسالہ بھی سامنے دیکھا مطالعہ کیا تو بہت متاثر ہوا۔ ویسے تو جب بھی ختم نبوت کا رسالہ آپ کی طرف سے دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ آتا ہے۔ میں ضرور دیکھتا ہوں آپ مجھے براہ راست رسالہ جاری کر دیں۔

ایک سہو کی نشاندہی

ایم لطف اللہ ضیاء ـــــ شکر گڑھ

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا مستقل خریدار ہوں اور انشاء اللہ تاحیات رہونگا میری طرف سے ختم نبوت کی اشاعت پر مبارک باد قبول فرمادیں۔ جناب عالی ۱۷ تا ۲۳ نومبر کی اشاعت شمارہ نمبر ۲۴ صفحہ نمبر ۲۲ کالم نمبر ۳ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس خصائص کبریٰ شائع کئے گئے ہیں لیکن اشاعت میں نو تحریر ہیں اگر بشمول ہیں تو دسواں کونسا ہے اگر نو ہیں تو سرخی کی تصحیح فرمادیں۔

(نوٹ)

سرخی کی غلطی ہے۔ ویسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس خصوصیات کیا آپ تو سراپا خصوصیات ہیں۔

نونہال ختم نبوت کا صفحہ شروع کیا جائے

پرویز علی شفقت علی ، کرور لعل عیسن

ہفت روزہ ختم نبوت ہم بھی بڑے شوق سے پڑھتے ہیں اور رسالہ بہت ہی اعلیٰ اور اچھا ہے۔ ہمیں بہت پسند آیا اور اس کے ٹائیٹل کی کیا بات ہوتی ہے۔ لیکن اس میں بچوں کا نونہال ختم نبوت ہونا لازمی ہے کیونکہ بچوں کا علمی حق ہے رسالے پر اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس میں نونہال ختم نبوت جلد چلایا جائے۔

اکابر ختم نبوت کا تذکرہ ضرور ہونا چاہیئے

محمد اکرم قادری الاشعری بنتھ ہیڈرو (چشتیاں)

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے ہر پرچہ اپنی مثال آپ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ ختم نبوت کے پروانوں سید عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا محمد علی جالندھری قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا لال حسین اختر اور دوسرے حضرات کے واقعات زندگی اور قربانیاں ختم نبوت کا کوئی پرچہ ان سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔ اگر کچھ تذکروں کو دوہرا دیا جائے۔ تو بھی حرج نہ ہوگا ان لوگوں کے حالات زندگی پڑھنے کو بہت دل چاہتا ہے یہ حضرات بڑے عظیم تھے خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں۔

خواجہ عبدالحمید بٹ کی خدمت میں

مولانا غلام سرور ـــــ ٹیکسلا

ہفت روزہ عالمی ختم نبوت کی وساطت سے یہ چند معروضات میں جناب خواجہ عبدالحمید صاحب تک پہنچانا چاہتا ہوں امید ہے کہ رسالہ میں جگہ دیکر حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

محترمی جناب خواجہ عبدالحمید صاحب لودھراں والے آپ کا مضمون "مرزا محمود کا فرار" ترجمان الحدیث میں پڑھکر بہت متاثر ہوا۔ چوں کہ آپ کی عبارات میں حوالہ جات علمائے کرام کے استفادے کے لئے بہت اہم ہیں۔ اس لئے آنجناب سے گزارش ہے کہ آپ پرچہ ہفت روزہ ختم نبوت کے لیے سلسلہ وار مضمون گل محمد غلام قادیانی کے دادا سے لیکر مرزا (طاہر) تک لکھیں۔ جیسا کہ علمی مضمون رد قادیانیت پر مولانا غلام رسول فیروزی کا "ضرب خاتم بر مرزائی شاتم" آرہا ہے۔ اُمید ہے کہ اسے ختم نبوت کی آواز سمجھ کر قبول فرمائیں گے۔

جتنی تعریف کی جائے کم ہے

عبدالرحمٰن کامران احمد، کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ جو شخص ایک شمارہ پڑھ لے تو پھر وہ خریدنے پر مجبور ہو جاتا ہے، کسی ہفتہ شمارے کے صفحات ختم ہوتے دیکھ کر پتہ نہیں کیوں دل مرجھا سا جاتا ہے، شاید حقیقت پر مبنی مضامین کی وجہ سے۔ ملک کے اس وقت کے حالات دیکھ کر بہت دل دکھتا ہے۔ آنکھ سے آنسو نکل پڑتے ہیں۔ اور بے اختیار خدا سے ایک ناممکن سی دعا مانگ لیتا ہوں کہ "یا اللہ! چودہ سو سال پہلے جیسا زمانہ واپس دے دے" پاکستان بننے کے بعد سے لیکر آج تک کوئی حکمران اسلامی قانون بھی نافذ نہیں کر سکا۔ موجودہ حکومت پر مجھے بھرپور یقین تھا لیکن اس حکومت نے کھلے عام طور پر قادیانیوں کو اپنی حفاظت میں رکھ کر اپنے پول کھول دیے۔ مولانا اسلم قریشی کو بازیاب کرنے میں کوئی کوشش نہیں کی۔ سکھر منزل گاہ مدرسہ میں صبح کی نماز میں بم پھینکنے کی وجہ سے دو افراد کی موت واقع ہوگئی اس واقعہ میں ملوث مجرموں میں سے پانچ کو تو بری کر دیا گیا باقی دو مجرموں کو پھانسی کا حکم ملنے پر بھی عمل نہیں کیا گیا۔

مجھے رسالہ پڑھنے کا بہت شوق ہے

شیخ مظفر کامران ، بورے والہ

مجھے رسالہ ختم نبوت پڑھنے کا بہت شوق ہے اور ہمیں تمام دنیا کے مسلمان بھائیوں کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ اور قادیانیوں کا پتہ بھی چلتا ہے۔ ان کو کہاں کہاں سے جوتے پڑتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد افضل کا نیا اعزاز

ڈاکٹرہ منیر شاہد قاضی ، کرور لعل عیسن

ختم نبوت ایک نہایت خوبصورت جریدہ ہے جو نہایت اہم کام مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی کا سرانجام دے رہا ہے اور اس کی یہ خوبصورتی سب سے بڑھکر ہے کہ امت محمدیؐ کے مختلف دینی و مذہبی رسائل و جرائد کے مقابلہ میں ایک قدر مشترک اور متفق علیہ معاملہ کو دنیا بھر میں پیش کرتا ہے۔ اور یوں عملاً امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کی نمائندگی کرتا ہے اور میرے مختصر مشاہدہ کے مطابق یہ اپنا مشترک کردار بطریق احسن نبھا بھی رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے ہر دو اہم معاملات اور زیادہ بہتر طریق سے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ چند روز پیشتر ایک قومی اخبار میں خبر پڑھی کہ پروفیسر محمد افضل کو نیشنل پروفیسر بنا دیا گیا ہے اور اسی خبر کے ذریعہ پتہ چلا کہ نیشنل پروفیسر کی اصطلاح بہت قدر و قیمت رکھتی ہے اور نیشنل پروفیسر بعض معاملات میں وفاقی وزیر سے بھی زیادہ با اختیار ہوتا ہے اور یہ اعزاز تاحیات قائم رہتا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سُنا ہے (اور تردید نہیں سُنی) کہ مذکورہ محمد افضل صاحب مرزائی ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو سبحان اللہ ایک اسلامی مملکت میں اور نفاذ اسلام کے دور سے قائم حکومت میں ایسے اعزاز اقلیت ہی نہیں مرتدین کے لئے ہیں جبکہ مسلمانوں کے لئے سننے میں کم ہی آتے ہیں۔

خیر پور ٹامیوالی کا واقعہ

سید محمد یحییٰ ہمدانی ـــــ قصور

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے گذشتہ اور گذشتہ سے پیوستہ شماروں میں خیر پور ٹامیوالی کے واقعات پر خبر اور پھر اداریہ چھاپا آپ کا شکریہ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے شہید بھائیوں مولانا سید محمد منظور الحسن ہمدانی رحمہ اللہ جس ظلم کا شکار ہوئے ہیں اس کے خلاف احتجاج میں تنہا ہمارا خاندان کچھ نہ کر سکتا۔ یہ ہمارے بزرگ علمائے کرام اور مختلف جماعتوں کے کارکن ساتھیوں کا سرفروشانہ کردار تھا ہے جس نے انتظامیہ کو ہماری الف آئی آر درج کرنے پر مجبور کر دیا۔ اللہ ہماری طرف سے سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ "خاندان سادات ہمدانیہ" کا خون اہل سنت والجماعت پر طاری جمود کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائے تو ہم سمجھیں گے کہ ہمارا خون رائیگاں نہیں گیا۔

دیدہ زیب اور منفرد

عبدالغفار خلیلی گوندی قمر پور ، ہارون آباد

ہماری طرف سے آپ مبارک کے مستحق ہیں کہ آپ نے خوبصورت اور دیدہ زیب اور منفرد رسالہ ختم نبوت شائع کر کے تمام دنیا کے مرزائیت کے چھکے چھڑا دیئے۔ آپ نے دشمنان ختم نبوت سازشوں کو بے نقاب کیا اللہ تعالیٰ اس پیارے رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

سید امین گیلانی ۔ شیخوپورہ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ۔ تلواروں کے سائے میں اظہارِ حق

قادیانیوں کا مسلح جتھہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا

شاعرِ ختم نبوت جناب سید امین گیلانی صاحب نے "حدیثِ خواب" کے نام سے ایک کتاب مرتب فرمائی ہے جس میں اپنے اور اکابر کے خواب یکجا جمع فرمادیئے ہیں۔ یہ کتاب السادات اکیڈمی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ سے قیمتاً منگوائی جاسکتی ہے۔ ذیل کا ایمان افروز واقعہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو گیلانی صاحب کی مذکورہ کتاب سے لیا گیا ہے۔ پڑھیے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجیے۔

محمد حنیف ندیم

مشہور عالم دین حضرت مولانا محمد علیؒ صاحب جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اپنا واقعہ سنایا کہ ایک غریب نوجوان میرے پاس آیا اور کہا مولانا ہمارے گاؤں کا بڑا زمیندار قادیانی ہے۔ بڑا فرعون مزاج اور منہ پھٹ ہے ہمارے علماء کو گالیاں دیتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں۔ یہ مولوی لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں کوئی میرے سامنے آکر بات کرے! چونکہ وہ زور آور ہے اس لئے کوئی اس کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں کرتا۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ وہاں آکر وعظ کریں اور حیاتِ مسیح علیہ السلام ثابت کریں۔ مولانا نے فرمایا میں نے اسے ایک تاریخ دیدی اور کہا میں از خود تمہارے گاؤں تمہارے پاس آجاؤں گا۔ تم ایک دن پہلے گاؤں میں منادی کردینا کہ کل دوپہر کو "مولوی محمد علی جالندھری" تقریر کرے گا۔ پھر میں دی ہوئی تاریخ پر دوپہر سے قبل اس کے پاس پہنچ گیا مجھے دیکھتے ہی وہ نوجوان ہراساں ہوگیا۔ اور کہنے لگا مولوی صاحب کام بہت خراب ہوگیا میں منادی کررہا تھا کہ اس زمیندار نے مجھے بلا بھیجا اور دھمکی دی کہ اگر تمہارے مولوی نے یہاں تقریر کی تو تمہارا اور تمہارے مولوی دونوں کا مار مار کر بھرکس نکال دیں گے۔

مولوی صاحب! میں غریب مزارعہ ہوں اور اکیلا ہوں اُس فرعون سے ڈرتے ہوئے میرا کوئی ساتھ نہ دے گا اس لئے اب آپ کی تقریر مناسب نہیں۔ مولانا فرماتے ہیں یہ سُن کر میں ایک اندرونی کرب میں مبتلا ہوگیا اور اس کوٹھڑی میں بیٹھ کر یہی سوچتا رہا کہ اس مشکل کو کیسے حل کیا جائے۔

یونہی شام ہوگئی۔ میں نے اپنے جی میں طے کیا کہ صبح خاموشی سے واپس ہوجاؤں اور پھر کسی دن ملتان سے اپنے رضاکاروں کی فورس ساتھ لاکر یہاں جلسہ کروں پھر جب رات میں سوگیا تو کیا دیکھتا ہوں۔ ایک شخص سیدھا آسمان سے اُتر کر میرے سامنے کھڑا ہوگیا۔ میں نے احادیث کے مطابق اُس کی نشانیاں دیکھ کر پوچھا کہ حضرت! آپ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ ہاں میں نے عرض کیا۔ آپ میرے پاس کیسے تشریف لائے۔ فرمایا میں اس لئے خود آگیا کہ تم میری حیات ثابت نہیں کرتے میں نے عرض کیا کہ میں تو ایک سو ایک دلائل سے آپ کی حیات ثابت کرسکتا ہوں۔ مگر اُس غریب نوجوان کا خیال آتا ہے اُس پر آفت نہ آجائے۔ فرمانے لگے تم میری حیات ثابت کرو۔ انشاء اللہ کچھ نہیں ہوگا۔ مولانا نے فرمایا جب میری آنکھ کھلی تو میرا سینہ عزم و طمانیت سے بھرپور تھا۔ میں نے صبح اُٹھ کر اُس نوجوان سے کہا۔ اب کے بعد میں تمہارا مہمان نہیں۔ تم میرے میزبان نہیں مگر ایک مسافر سمجھ کر مجھ پر ایک احسان کردو۔ مجھے ایک میز اور اُسے بجانے کے لئے ایک لکڑی لاکر دے دو۔ میں خود گاؤں میں منادی کروں گا۔ یہ میں نے فیصلہ کرلیا ہے اور اس فیصلے کو اب کوئی بدل نہیں سکتا۔

میری یہ باتیں سُن کر اُس نوجوان کا چہرہ بھی عزم و یقین سے دمک اُٹھا کہنے لگا: مولوی صاحب! میں بے غیرت نہیں کہ آپ کو اکیلا چھوڑ دوں یہ کہہ کر وہ اُٹھا اور گاؤں میں منادی کردی۔ اب اُسے کسی نے نہ روکا۔ دوپہر ہوئی تو میں اور وہ دونوں مقررہ جگہ پر پہنچے تو سینکڑوں آدمیوں کا مجمع تھا مرزائی زمیندار اور اُس کے حواری بھی مسلح موجود تھے۔ مولانا نے فرمایا۔ میں سب حالات کو نظرانداز کرتا ہوا سیدھا اس جگہ پہنچ گیا۔ جہاں کھڑے ہو کر مجھے تقریر کرنی تھی۔ جب میں خطبہ پڑھنے لگا تو وہ زمیندار بلند آواز سے کہنے لگا۔ مولوی صاحب! آپ ہمیں نیکی کی بات سُنائیں نماز روزے کی تلقین کریں۔ ہم شوق سے سُنیں گے۔ اگر آپ نے احمدیوں کے متعلق کچھ کہا یا "حیاتِ مسیح" کا مسئلہ چھیڑا تو (مسلح آدمیوں کی طرف اشارہ کرکے کہا) پھر آپ دیکھ رہے ہیں خیر نہیں گزرے گی۔ وہ یہ کہہ کر خاموش ہوا ہی تھا کہ (مولانا نے فرمایا) میرے سامنے ایک بڑا درخت تھا اُس کے تنے کے قریب سے ایک قد آور جوان اُٹھا اور للکار کر مجھ سے مخاطب ہوا۔ مولانا آپ کو خدا کی قسم ہے جو کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا دیا اور زبان سے اتنا کہا بہت اچھا شکریہ۔ پھر میں نے تقریر شروع کردی ڈیڑھ دو گھنٹے تقریر کرتا رہا جو کچھ کہنا چاہتا تھا کہا از روئے قرآن و حدیث حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ثابت کی کسی دشمن کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ مجھے روکے مجمع پر ایک سحر طاری تھا۔

جب میں نے تقریر ختم کی تو مجمع عقیدت کے ساتھ مجھ سے ملنے کے لئے اُمنڈ پڑا مصافحے کے لئے ہر ہاتھ بڑھ رہا تھا۔ میں ان لوگوں میں سے اُس شخص کو پہچاننے کی کوشش کررہا تھا جس نے درخت کے قریب سے اُٹھ کر مجھے حوصلہ دیا تھا مگر وہ نظر نہ آیا۔ میں نے اُن لوگوں سے پوچھا بھئی وہ نوجوان کہاں ہے؟ جس نے زمیندار کے جواب میں مجھے حوصلہ دیا تھا وہ سب کہنے لگے ہم نے تو اُس وقت اُسے اس گاؤں میں پہلی دفعہ دیکھا تھا ہم تو یہ سمجھے وہ آپ کا ساتھی ہے "مگر ہے جی دلیر"۔ میں نے کہا وہ میرا ساتھی تو نہیں تھا پھر ہم سب خدا کی قدرت پر حیرت زدہ رہ گئے۔

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود صاحب

حیات و خدمات

محمد اسماعیل شجاع آبادی بہاول پور

آپ کا نام مولانا تاج محمود، والد کا نام مولانا محمد حبیب، دادا کا نام فیض اللہ خان، پردادا کا نام خیر محمد، قوم اعوان، آبائی وطن ہری پور ہزارہ ہے۔

آپ کے پردادا خیر محمد امام الطائفہ حضرت سید احمد شہید بریلوی کے مرید اور مجاہدین میں سے تھے۔ بسا اوقات مجاہدین کے ساتھ مل کر سکھوں سے مصروف جہاد رہے۔ مولانا تاج محمود صاحبؒ ۵ جنوری ۱۹۱۸ء کو ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا محمد حبیب صاحبؒ جولائی ۱۹۱۸ء میں ہزارہ سے ہجرت کر کے چنیوٹ کے قریب چک نمبر ۱۳۸ ج۔ ب نولاں میں منتقل ہو گئے۔ مولانا نے مڈل تک تعلیم چک مذکورہ میں حاصل کی۔ فارسی عبدالرحمٰن ہزاروی سے پڑھی۔ اس کے بعد کی کتابیں، مولانا محمد یار مرحوم سے پڑھیں جو چک نمبر ۱۴۰ ج۔ ب میں مقیم تھے بعد ازاں مولانا کو پٹواری بننے کا شوق ہوا تو آپ نے پٹوار کا کورس پاس کیا لیکن آپ کے چھوٹے بھائی محمد اشرف کی وفات ہو گئی۔ تو مولانا مرحوم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہزارہ میں آبائی زمین آباد کرنا شروع کی اور کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے۔

ایک بزرگ کی پیشگوئی

ایک دن آپ کے والد محترم آپ کو اپنے پیر و مرشد حضرت باقندہ شریف کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے مولانا سے مخاطب ہو کر فرمایا "اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص مقاصد کی تکمیل کے لئے پیدا فرمایا تھا لیکن آپ خواص کی صف سے نکل کر عوام میں آ گیا۔" ... یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔

"قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید"

اور دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ "پر نہیں قوت پرواز مگر رکھتی ہے" اس مرد قلندر کی یہ بات سن کر مولانا چنیوٹ آ گئے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کو دارالعلوم فتح دین عبداللہ پور (لائلپور) فیصل آباد مولانا مفتی محمد یونس مرادآبادی کے آغوش تربیت میں دے دیا، جہاں سے مولانا نے شعبان ۱۳۵۹ھ میں سند فراغ حاصل کی مولانا ابھی طالب علم ہی تھے کہ ریلوے مسجد جو ایک جھونپڑے کی شکل میں تھی۔ کے امام بن گئے۔ ۱۹۴۸ء میں لائلپور کاٹن ملز کی مسجد میں تدریس شروع کی ۱۹۵۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۲ء میں مولانا نے ایم بی ہائی سکول میں اسلامیات کے ٹیچر کی حیثیت سے پڑھانا شروع کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت شروع ہوئی۔ تو ایک ماہ کی چھٹی لے کر تحریک میں شامل ہو گئے۔ جس میں آپ کو ایک سال کی قید ہوئی۔ اس دوران آپ کے گھر کا سارا اثاثہ اور سامان لوٹ لیا گیا۔ اہل خانہ فاقوں سے دوچار ہو گئے۔ ۱۹۵۴ء میں رہائی کے بعد آپ نے منشی فاضل اور ایم۔ اے اردو اور فارسی وغیرہ کے امتحانات کی تیاری کرانے کے لئے ایک پرائیویٹ ادارہ "اردو فارسی کالج" کے نام سے قائم کیا۔ جس میں بڑے بڑے لوگ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور پڑھاتے رہے یہ سلسلہ ۱۹۶۷ء تک جاری رہا۔

قیام پاکستان سے قبل امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی ایک تقریر سے متاثر ہو کر مجلس احرار میں شمولیت اختیار کر لی **حلیہ**۔ بلند قامت، قد آور جہادی جسامت رنگ گندم گوں، تراشیدہ مونچھیں گھنی داڑھی، بڑھاپے کے باوجود چہرے پر جھریوں کا نام و نشان، اچکن زیب تن کئے، سفید شلوار و قمیض میں ملبوس، سر پر جناح کیپ یہ تھے مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود صاحبؒ جو قافلہ بخاریؒ کے میر کارواں، شمع بزم رسالت کے پروانہ اسلام کی سیف بے نیام اور عشق رسالت سے سرشار دل و دماغ رکھتے تھے۔

مولانا مرحوم سے میری پہلی ملاقات ۱۹۶۷ء میں فیصل آباد میں ہوئی۔ جب بندہ رحیم یار خان میں مجلس کے مبلغ کی حیثیت سے خدمت پر مامور تھا تو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم کا خط موصول ہوا کہ آپ ایک ماہ کے لئے مولانا تاج محمود صاحبؒ کی خدمت میں فیصل آباد پہنچیں۔ بندہ اس آرڈر کو غنیمت سمجھتے ہوئے مولانا مرحوم کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اور تقریباً ایک ماہ تک ہفت روزہ لولاک میں کام کرتا رہا۔ یہ بندہ کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ کسی اخبار میں "سب ایڈیٹر" کی حیثیت سے مامور ہوا۔ اگرچہ میری تعلیم اتنی نہ تھی تجربہ کا تو نام و نشان نہ تھا لیکن اس کے باوجود ہمت نہ ہاری کبھی کبھار مولانا کی طرف سے ڈانٹ ڈپٹ بھی ہو جاتی۔ جسے میں بطیب خاطر قبول کر لیتا کیوں کہ میری اصلاح اسی میں ہوتی تھی۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ

مولانا مرحوم ان خوش نصیب لوگوں میں سے تھے جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کو اپنی زندگی کا مشن بنا رکھا تھا۔ مولانا بنیادی طور پر احراری تھے، انگریز دشمنی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ انگریز سامراج اور اس کی معنوی اولاد مرزائیہ (لاہوری و قادیانی) پر خوب گرجتے اور برستے۔ مولانا دلائل سے اپنی بات کو اتنا وزنی بنا دیتے تھے کہ مخالف و موافق کو تسلیم کئے بغیر چارہ کار نہیں رہتا تھا۔ اس "جرم" کی پاداش میں کئی مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ مرزائی فتنہ کے خلاف پاکستان میں تین مرتبہ تحریکیں چلیں۔ مولانا نے ہر تحریک میں قائدانہ حصہ لیا۔ اور اپنی زندگی میں اپنے مشن کی تکمیل کا ایک حصہ ملاحظہ فرمایا اگرچہ حصول منزل کے لئے پُرخطر وادیوں سے گزرنا پڑا۔ راستہ کی ان دشواریوں میں کئی ایک اہل قافلہ جان کی بازی ہار گئے۔ کچھ حضرات قافلہ لٹوا بیٹھے۔ اور کئی قدموں کے نشانات کی تلاش میں واپس پلٹ گئے۔ لیکن مولانا مرحوم نے مشکلات راہ اور مصائب ہمسفروں کی بے اعتنائی، موسم کی ناموافقت کے باوجود اپنا سفر جاری رکھا۔ اور تکمیل مشن کیلئے بے مثال جدوجہد کی۔ مخصوص گروہی سیاست اور فرقہ وارانہ آلودگیوں سے دامن بچا کر سوئے منزل رواں دواں رہے اور اپنے مقدس مشن میں کامیابی کی مسرتوں سے لطف اندوز ہوئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

مولانا مرحوم فرماتے ہیں. مرزائی پاکستان کے سیاسی طور پر ہی نہیں الہامی طور پر مخالف تھے. جب پاکستان مرزائیوں کی ہر طرح کی مخالفت کے علی الرغم معرض وجود میں آنے لگا تو مرزا محمود نے اعلان کر دیا کہ " اگر ملک تقسیم ہوا تو وہ تقسیم عارضی ہوگی. اور ہم کوشش کریں گے کہ ہندو مسلم پھر آپس میں شیر و شکر ہو جائیں اور ہم کسی نہ کسی طرح پھر اکھنڈ بھارت بنائیں گے. مرزا محمود کے اعلان کے بعد پھر ہمارے لئے ضروری ہو گیا کہ مسلمانوں کو انکے عقائد کے علاوہ ان کے سیاسی عزائم سے بھی آگاہ کریں. ہم نے کلمہ حق کہنا شروع کر دیا اس کا بہت اثر ہوا. لیکن بے شمار لوگ ایسے تھے جنہیں مجلس احرار اسلام کے نام سے خدا واسطے کا بیر ہو چکا تھا. ہم نے مناسب یہ سمجھا کہ بات نام کی نہیں کام کی ہے. نام کوئی ہو اصل کام ہونا چاہیئے. جب کہ خود مجلس احرار نے اپنی سیاسی حیثیت ختم کر لینے کا فیصلہ کر لیا تھا. حالات کے تقاضے اور اکثر ساتھیوں کی خواہش کے مطابق ایک غیر سیاسی تنظیم " مجلس تحفظ ختم نبوت " کے نام سے قائم کی گئی. اس کے بانی ممبران میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ. مولانا محمد علی جالندھریؒ. مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا شیخ احمد بورے والا. مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ مولانا محمد حیات فاتح قادیان اور راقم الحروف تاج محمودؒ، مولانا عبدالرحمن میانویؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا محمد عبداللہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا غلام محمد بلاؤکو، مولانا نذیر حسین منو عاقل اور دیگر چند ساتھی شامل تھے (ملاک بنوری کا نمبر) بہرحال مولانا نے اپنی عملی زندگی کا آغاز " مجلس احرار اسلام " کے پلیٹ فارم سے کیا. قیام پاکستان کے بعد جب احرار بوجوہ معتوب ہو گئے تو جماعتی طور پر فتنہ مرزائیت کا تعاقب کرنے کے لئے " مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان " کا قیام عمل میں لایا گیا اور مولانا مرحوم نے حضرت امیر شریعتؒ کی قیادت میں اپنی تمام تر خدمات مجلس کے سپرد کر دیں. جلکہ مجلس نے پہلی دستور ساز کمیٹی جب تشکیل دی، تو مولانا رکن رکین کی حیثیت سے دستور ساز کمیٹی کے ممبر بنائے گئے. مجلس کے یوم تاسیس سے لے کر تادم واپسیں مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن رہے. بلکہ پالیسی ساز شخصیت تھے.

قومی تحریکوں میں حصہ

مولانا مرحوم دیگر احراری لیڈروں کی طرح تحریکی اور انقلابی ذہن رکھتے تھے. ملک میں جو بھی تحریک چلی مولانا نے جذبہ حب الوطنی اور حلاوت ایمانی سے سرشار ہو کر اس میں چھلانگ لگا دی. بلکہ بعض اوقات اس کے روح رواں بنی رہے. مولانا نے جب آنکھ کھولی تو انگریز برصغیر پاک و ہند پر قابض ہو چکا تھا. کئی ایک تنظیمیں آزادی کی جنگ لڑ رہی تھیں " مولانا " شاہ جیؒ کی ایک تقریر سے متاثر ہو کر مجلس احرار اسلام " میں شامل ہو گئے اور استخلاص وطن کے لئے جدوجہد آزادی میں مصروف ہو گئے تقریباً ایک صدی کی جدوجہد کے بعد انگریز سامراج کو بستہ بوریا لپیٹ کر واپس جانا پڑا. اور نقشۂ عالم پر پاکستان کی عظیم اسلامی مملکت ظہور پذیر ہوئی. مرزائی چونکہ تحریک پاکستان کے الہامی طور پر مخالف تھے لیکن پاکستان جب ان کی تمام تر خواہشات کے علی الرغم معرض وجود میں آ گیا تو ایک منصوبہ اور سازش کے تحت آنجہانی ظفر اللہ خان قادیانی ملعون پاکستان کی وزارت خارجہ پر قابض ہوا. ایم. ایم. احمد کمشنر کالیات کے عہدہ پر فائز ہوا اور مرزائیوں کی سازشیں حد سے بڑھ گئیں. اور آنجہانی ظفر اللہ نے ایک اشتعال انگیز تقریر کر ڈالی. جس کے نتیجہ میں تحریک چلی جس کو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کہا جاتا ہے جب یہ تحریک شروع ہوئی تو مولانا نے ایم بی ہائی سکول سے ایک ماہ کی چھٹی لے کر اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں تحریک کے لئے وقف کر دیں. کچہری بازار کی جامع مسجد کو تحریک کا مرکز بنایا گیا. جہاں ظہر کی نماز کے بعد ہر روز جلسہ ہوتا اور گرفتاریاں پیش کی جاتیں. مولانا نے چلی نشاری اور دھان سپاری کے اعتبار سے لائل پور کو تحریک کا دوسرا مرکز بنا دیا. مقامی ایکشن کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق آپ روزانہ پولیس کو جل دے جاتے. جہاں جلسہ ہوتا وقت مقررہ پر پہنچ کر خطاب کرتے اور غائب ہو جاتے. اس موقعہ پر مولانا کی قائدانہ صلاحیتوں نے لائل پور میں تحریک کو چار چاند لگا دیئے. بالآخر ایک دن پولیس کے ہتھے چڑھ گئے اور آپ کو شاہی قلعہ لاہور میں پابند سلاسل کر دیا گیا. ایک سال تک قید میں رہے. گرفتاری کے بعد اس وقت کی حکومت نے مرزائیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مولانا کا سارا گھریلو سامان ضبط کر لیا آپ کے اہل خانہ پر جو صعوبتیں اور تکالیف آئیں. رسول اللہ صلی اللہ کی عزت و ناموس کے تحفظ کیلئے خندہ پیشانی سے قبول کیا.

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا آغاز آپ نے فیصل آباد سے کیا. ہوا یوں کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پشاور ٹور پر جا رہے تھے، جب چناب ایکسپریس ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رکی. تو نوجوان خون غیرت اسلامی اور عشق نبوی کی وجہ سے جوش میں آیا. اور طلباء نے ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد کے نعرہ ہائے مستانہ لگائے. مرزائی جو ربوہ اسٹیٹ میں کسی کی آواز کو برداشت نہیں کرتے تھے. تو انہوں نے مسلمان طالب علموں کو مزہ چکھانے کی ٹھان لی جب ۲۹ مئی کو طالب علم پشاور سے روانہ ہوئے تو گاڑی کی آمد سے پہلے تقریباً پانچ ہزار غنڈہ عناصر مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد کی قیادت میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے. جو لاٹھیوں، کلہاڑیوں خنجروں، ہاکیوں اور پستولوں سے مسلح تھے. جب گاڑی کا اسٹیشن پر پہنچی تو ان غنڈوں نے گھنٹے بھر مسلمان طلباء کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا. جب مولانا کو فیصل آباد میں علم ہوا تو آپ نے آناً فاناً پورا شہر ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر جمع کر دیا جب گاڑی پلیٹ فارم پر رکی. تو طلباء کی آہ و بکا سے کہرام بپا ہو گیا. ان طلباء کو تسلی دیتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ جو ضربیں ان کے جسم میں لگی ہیں وہ مرزائیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہوں گی. اور اب اس واقعہ کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا بلکہ ان شعبدہ بازوں کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے."

اگلے دن مولانا نے کچہری بازار کی جامع مسجد میں دھواں دھار تقریر کی، اور شہر میں مکمل ہڑتال کرائی. جس سے تحریک میں جان پڑ گئی. ادھر مولانا کی اطلاع پر آغا شورش کاشمیری مرحوم نے لاہور میں مختلف مکاتب فکر کا اجلاس بلایا.

مجلس تحفظ ختم نبوت نے مولانا موصوف اور مولانا محمد شریف

جالندھری کی ڈیوٹی لگائی کہ ملک کی تمام اہم سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے رابطہ قائم کر کے مجلس عمل کی تشکیل عمل میں لائی جائے چنانچہ ۹ جون کو جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ میں مذہبی اور سیاسی جماعتوں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مجلس عمل کی تشکیل ہوئی۔ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ جو اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر تھے، صدر منتخب ہوئے۔ اور علامہ محمود احمد رضوی کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ تقریباً سوا تین ماہ تک تحریک چلی مسئلہ قومی اسمبلی میں پہنچا مولانا اس تحریک میں حدی خوان کی حیثیت سے مصروف عمل رہے۔ قومی اسمبلی نے ایوان میں مرزائی جماعت ربوہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر ۴۲ گھنٹے اور لاہوری گروپ کے لیڈر مسٹر صدر الدین پر دو دنوں میں سات گھنٹے بحث ہوئی۔ جس کے بعد قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی صبح کو ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر مرزائیوں کے دونوں گروپوں لاہوری اور قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ مولانا مرحوم نے لولاک میں اس پر زبردست اداریہ تحریر فرمایا اور تحریک کی کامیابی و کامرانی پر خداوند قدوس کا شکر ادا کیا۔ مولانا کے اس شاندار کردار پر مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری علامہ محمود احمد رضوی نے آپ کو بابائے تحریک ختم نبوت کا خطاب دیا۔

۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفےٰ میں بھی آپ کا کردار شامل رہا۔

مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی اور تحریک ۱۹۸۴ء

۱۷ فروری ۱۹۸۳ء کو مجلس سیالکوٹ کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو دن دہاڑے اغوا کر لیا گیا جب مولانا کو معلوم ہوا تو تڑپ اٹھے مختلف افسروں سے ملاقاتیں کیں۔ لولاک میں اداریے لکھے۔ مولانا کی تحریک پر تیسری مرتبہ مجلس عمل کی تشکیل ہوئی۔ جس کی زمام قیادت مخدوم المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے سپرد ہوئی۔ مولانا نے باوجود علالت اور ضعف کے مجلس عمل کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ہر کانفرنس میں شرکت کی۔ بحث اور مرزائیوں کو جھنجھوڑا۔ مولانا کی تقریر پوری کانفرنس کی جان ہوتی۔ قبل اس کے کہ تحریک کامیاب ہوتی مولانا شیدایان ختم نبوت اور پوری قوم کو چشم پرنم چھوڑ کر اپنے خداوند قدوس کے پاس جا پہنچے۔

ہفت روزہ لولاک کا اجراء

تقریر کی افادیت اپنی جگہ مسلم لیکن یہ دور تقریر کا نہیں تحریر اور پروپیگنڈہ کا ہے۔ "مجلس احرار اسلام" شعلہ بیان مقررین اور شیریں مقال خطباء کی ایک کھیپ تھی جس نے نصف صدی تک برصغیر پاک و ہند پر اپنی خطابت کا سکہ جمائے رکھا۔ مجلس احرار کا ہر فرد شعلہ جوالا تھا جو انگریز سامراج اور اس کی معنوی اولاد کے دامن کو جلا کر خاکستر کرنا جانتا تھا۔ مولانا ایک منجھے ہوئے خطیب اور شعلہ بیان مقرر تھے۔ لیکن انہوں نے شدت سے اس بات کو محسوس کیا کہ "یہ تقریر سے بڑھ کر تحریر کا دور ہے" تو آپ نے احباب کے مشورے سے لولاک کے نام سے ہفت روزہ اخبار شروع کیا۔ اور بیس سال تک اس عظیم جریدہ کے چیف ایڈیٹر رہے۔ آپ نے اشاعت اسلام تحفظ عقیدہ ختم نبوت۔ تعاقب فتنہ مرزائیت اپنے اخبار کا مشن بنایا۔ ہر ہفتہ کے پرچہ میں مولانا کا اداریہ مرزائیت کا سیاسی تجزیہ اور ان کی تخریب کاری پر ضرب کاری ہوتا تھا۔ مرزائیوں کے اندرون خانہ منصوبوں اور سازشوں کو بے نقاب کرنا مولانا کا خاص امتیاز تھا۔ بسا اوقات مولانا ایسے حالات و واقعات پر قلم اٹھاتے کہ حکومتی ادارے اپنے تمام تر اسباب و وسائل کے باوجود بے خبر ہوتے۔ جنرل ضیاء الحق کے "اسلامی مارشل لاء" کا ابتدائی دور تھا کہ مولانا نے اداریہ تحریر فرمایا "مرزا ناصر کی روسی سفیر سے ملاقات" ایک بریگیڈیئر صاحب آئے۔ اور مولانا سے مصافحہ کرتے ہی بے تکی ہانکنے لگے کہ آپ غلط خبریں اور اداریے سپرد قلم فرماتے ہیں۔ مولانا نے فقیرانہ استغنا کے ساتھ جواب دیا کہ آپ اپنے ذرائع سے تحقیق کریں۔ اگر میرا اداریہ غلط ثابت ہو جائے یعنی آنجہانی مرزا ناصر نے روسی سفیر سے ملاقات نہ کی ہو تو جو چاہیں سزا دیں۔ وہ صاحب سٹ پٹاتے ہوئے چلے گئے اور ایک ہفتہ کے بعد واپس تشریف لائے اور معذرت خواہانہ لہجہ میں کہا کہ مولانا واقعی ملاقات ہوئی ہے لیکن آپ یہ فرمائیں کہ آپ کے ( ) ذرائع کیا ہیں۔ مولانا نے انہیں احسن طریق پر ٹالنے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن وہ صاحب مصر رہے تو آپ نے فرمایا بریگیڈیئر صاحب رات کو جو کھانا قصر خلافت ربوہ میں پکتا ہے۔ صبح کو میرے ذرائع مطلع کر دیتے ہیں۔ وہ صاحب کافی دیر مولانا کی مجلس میں بیٹھے رہے اور واپسی پر مولانا کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا کے قلم میں بلا کی چاشنی اور روانی تھی۔ اور مولانا کا اداریہ تمام

افکار قارئین ختم نبوت ـــ نیا سلسلہ

قارئین یہ جان کر خوشی محسوس کریں گے کہ "بزم ختم نبوت" کے مقبول سلسلے کے بعد افکار قارئین ختم نبوت کے نام سے نیا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ بزم ختم نبوت میں صرف وہ خطوط شامل ہوں گے جو مختصر اور صاف خوشخط لکھے ہوئے ہوں گے البتہ حالات و واقعات قادیانی عزائم اور سرگرمیوں سے متعلق جو طویل خطوط موصول ہوں گے وہ افکار قارئین ختم نبوت کے عنوان کے تحت شامل اشاعت کئے جائیں گے۔ ایسے خطوط فل سکیپ سائز کے ایک صفحے سے زیادہ نہ ہونا چاہئیں ورنہ ضائع کر دیئے جائیں گے۔

نونہالان ختم نبوت کا صفحہ

نئی نسل اور نئی پود کو تحریک ختم نبوت، اکابر ختم نبوت اور آسان زبان میں فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے نونہالان ختم نبوت کا صفحہ شروع کیا جا رہا ہے۔ نونہالان ختم نبوت اس کے لئے سیرت النبیﷺ پر مضامین، صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کے واقعات سنجیدہ لطیفے اور معلوماتی باتیں ارسال کریں۔ انشاء اللہ جونہی ایسے مضامین موصول ہونا شروع ہو گئے۔ ہم نونہالان ختم نبوت کا صفحہ شروع کر دیں گے۔

(ادارہ)

پرچہ کی جان ہوا کرتا تھا بہرحال مولانا تقریر و تحریر دونوں میں صاحب فن تھے ناگفتہ بہ حالات کے باوجود "لولاک" نکالتے رہے الحمدللہ لولاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے نقیب اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان کی حیثیت سے آج بھی سوئے منزل رواں دواں ہے۔ خداوند قدوس دن دگنی اور رات چوگنی ترقی سے سرفراز فرمائیں۔

اوصاف و خصائل

خداوند قدوس نے مولانا کو گوناگوں فضائل و مناقب سے نوازا۔ جس میں نمایاں صفت جرأت مندی و بے باکی تھی چنانچہ مجاہد تحریک ختم نبوت آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں: "جس شخص نے علم و عمل کے میدان میں والہانہ حماقتوں کے ساتھ قادیانی عزائم کو بے نقاب کیا۔ مولانا تاج محمود صاحب مدیر لولاک فیصل آباد ہیں۔ مولانا تاج محمودؒ تحریک ختم نبوت کے سرگرم راہنما ہیں۔ تمام زندگی ان کا یہی نصب العین رہا۔ وہ کبھی اس سے غافل نہ ہوئے انہیں شاہ جیؒ سے غایت درجہ ارادت رہی وہ ذہنی طور پر انہیں کے شاگرد ہیں۔ شاہ جیؒ" ان سے بے حد محبت کرتے اور تحریک (ختم نبوت) کے سلسلہ میں ان پر ہمیشہ اعتماد فرماتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے علامہ اقبالؒ مولانا ظفر علی خانؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دوسرے اکابر امت کی ساعی مشکور کے اس مشن کو جھکنے نہ دیا جو قادیانیت کے خلاف ملک کے ہر گوشے میں گونج چکا تھا۔ مولانا نے "لولاک" کو مجلس تحفظ ختم نبوت" کا ترجمان بنا دیا۔ وہ جماعت علماء میں پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے قادیانیت کا سیاسی تجزیہ شروع کیا اور لولاک کے ہر شمارے کو حقائق سربستہ کی چہرہ کشائی کے لئے وقف کر دیا۔

مولانا ایک صاحب نظر صحافی ہی نہیں ایک خوش بیان خطیب بھی ہیں۔ ہر جمعہ کو ریلوے اسٹیشن (لائلپور) فیصل آباد کی جامع مسجد میں خطبہ دیتے۔ اور ہر خطبے کا مقطع قادیانیت کا احتساب ہوتا۔ آپ نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں نہایت ہی جگرداری کا ثبوت دیا۔ جاں نثاری اور جاں سپاری کے اعتبار سے لائلپور کو تحریک کا دوسرا مرکز بنا دیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ کے بعد انہی روایتوں اور حکایتوں کے وارث ہو گئے۔ وہ قادیانیت سے کسی عنوان سے کوئی سا معاملہ

تصور نہیں رکھتے اس کا اعتراف نہ کرنا ظلم ہوگا کہ آپ نے ختم نبوت کی تحریک کو پروان چڑھانے میں تمام زندگی صرف کی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کا وجود نقطہ اتحاد ہے تحریک ختم نبوت ص ۱۶۹، ۱۷۰

استغناء

مولانا نے تمام زندگی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ لیکن کبھی کسی سے معاوضہ یا مشاہرہ نہیں لیا۔ مولانا اگر چاہتے تو فیصل آباد جیسے صنعتی شہر میں بہت کچھ کما سکتے تھے۔ لیکن دین کو ذریعہ معاش نہیں بنایا اور نہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ مسجد ہو یا لولاک، دفتر ہو یا گھریلو ضروریات کبھی کسی کی توجہ بھی نہ دلائی۔

مہمان نوازی

حدیث پاک میں آتا ہے۔ من کان یومن باللہ فلیکرم ضیفہ، بخاری شریف یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے آپ اس کی عملی تصویر تھے بسا اوقات بے وقت مہمان آ جاتے بڑی وسعت کے ساتھ لنگر جاری رکھتے کبھی چہرہ پر کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہ ہوتا۔ ہر آنے والے مہمان کا کھانا گھر سے ہوتا جاتے تو بہرحال چہل پہل ہی لگی رہتی۔

قید و بند کی صعوبتیں

مولانا کی پہلی گرفتاری ۵۲ء میں اس وقت ہوئی جب لائلپور شہر میں قادیانیوں نے جلسہ کا اعلان کیا بھرپور کوشش کے باوجود جلسہ نہ رک سکا تو مولانا نے مقابلہ میں جلسہ منعقد کر دیا۔ نتیجۃً تصادم شروع ہو گیا تو کئی ایک لوگوں کی گرفتاری عمل میں آئی ان میں مولانا بھی تھے۔ چھ ماہ کی سزا کاٹی۔ دوسری گرفتاری ۲۰ مارچ ۵۳ء میں ہوئی۔ جب آپ شہر میں تحریک ختم نبوت کی قیادت میں مصروف تھے۔ ۱۸ مارچ ۱۹۵۴ء تک ایک سال پنجاب کی مختلف جیلوں میں رہنے کے بعد رہا ہوئے۔

تیسری گرفتاری تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران عمل میں جب آپ راولپنڈی میں مجلس عمل کے ایک اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے تھے۔ تو [illegible] اسٹیشن سے آپ کو اتار لیا گیا اور میٹنگ کا وقت ختم ہونے کے بعد رہا کر دیا گیا۔

مولانا امیر جماعت کی نظر میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم لکھتے ہیں: "مجاہد ملت حضرت مولانا تاج محمود صاحبؒ ضلع ہزارہ کے گرم خیز علاقہ کے نامور سپوت تھے۔ ایسے عبقری قسم کے انسان قسمت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مولانا مرحوم کا نام تو اکثر سننے میں آتا تھا مگر ان سے بالمشافہ تعارف حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے زمانہ امارت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان میں ہوا۔ اور جیسے جیسے ان سے تعارف بڑھتا رہا۔ ان کے علم و فضل، اخلاص و جرأت اور ہمت و استقامت کے جوہر کھلتے چلے گئے۔ وہ مرنجاں مرنج طبیعت کے بزرگ تھے جو اپنے احباب کے لئے "ابریشم سے بھی نرم اور معاندین اسلام کے لئے فولاد سے بھی زیادہ سخت تھے۔ حال یہ تھا کہ پنجاب بلکہ صوبہ سرحد تک کے معتدل مزاج اہلحدیث، بریلوی، دیوبندی اور توحیدی حضرات کے لئے نقطہ اتحاد تھے۔ ان کا دل اور دسترخوان سب کے لئے یکساں اور فراخ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ فیصل آباد کی تاریخ میں مولانا مرحوم کے جنازہ پر ہر مسلک کے علماء و احباب کا بے مثال جم غفیر جمع ہو گیا تھا۔

ان کی وفات ملت اسلامیہ کے لئے اور خاص طور پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے بے حد صدمے اور نقصان کا باعث ہوئی کیوں کہ ان کا انتقال اس وقت ہوا جب تحریک ختم نبوت کے خدام کو ان کی شدید ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور ان کے اکلوتے فرزند اور خلف الرشید صاحبزادہ طارق محمود سلمہ کو صحیح معنوں میں ان کی خوبیوں کا وارث بنائے آمین (حالات و مکتوبات مولانا تاج محمودؒ ص ۹ ۸)

وفات

۲۰ جنوری ۱۹۸۶ء کو علی الصبح طبیعت خراب ہوئی تو صاحبزادہ طارق محمود صاحب نے ڈاکٹر کو بلانا چاہا مولانا نے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ڈاکٹر کو بلانے کا وقت نہیں ہے لیکن ڈاکٹر کو بلا لیا گیا۔ اس نے ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا۔ ہسپتال جانے سے قبل صاحبزادہ سے آب زمزم مانگا اور کھڑے ہو کر آب زمزم پیا اور روانہ ہوئے، دروازے پر رک گئے اور با آواز بلند کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمایا "اچھا اللہ میرا یہ بھولا بھالا گھرانہ تیرے حوالے" ہسپتال پہنچنے کے بعد نظام تنفس کو بحال رکھنے کے لئے آکسیجن لگا دی گئی۔ مگر چند

مرزا صاحب کا فوٹو اتروانا

"مولوی شیر علی بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سے چند خدام نے فوٹو کھنچوانے کے لئے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہ آئے گی۔ اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ کھولا بھی۔ مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔"

(بحوالہ سیرۃ المہدی جلد دوم ص ۷۷)

نیز سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۷۷ پر مولوی شیر علی بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے کئی دفعہ حضرت صاحب کی گھر کی عورتوں کو آپس میں یہ باتیں کرتے سنا کہ حضرت صاحب کی تو آنکھیں بند رہتی ہیں۔ ان کے سامنے کوئی عورت کسی طرح بھی گذر جائے ان کو پتہ نہیں لگتا۔ یہ وہ ایسے موقعہ پر کہا کرتی ہیں جب کوئی عورت حضرت صاحب کے سامنے سے گزرتی ہوئی خاص طور پر گھونگٹ یا پردہ کا اہتمام کرنے لگتی ہے۔ اور ان کا منشا یہ ہوتا ہے کہ حضرت کی آنکھیں نیچی اور نیم بند رہتی ہیں۔"

مرزا صاحب کے سامنے پوری زنانہ کرتوتیں

بشیر احمد ایم اے کہتا ہے کہ مولوی عبدالکریم اپنی کتاب سیرۃ المسیح موعود ص ۱۶ پر لکھتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں۔ یہاں تک عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامہ قیامت برپا ہے۔ بے تمیز اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں، چیخ رہی ہیں، چلا رہی ہیں، یہاں تک کہ بعض آپس میں دست و گریباں ہو رہی ہیں۔ اور پوری زنانہ کرتوتیں کر رہی ہیں۔ مگر مرزا صاحب یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں"

(بحوالہ سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۶۴)

سادہ عورتوں کی رائے

"کر ہر جا بیوی دی گل بڑی منداا ے" یعنی مرزا بیوی کی بات بڑی مانتا ہے۔

(سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۰۶)

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

مرزا صاحب کا جوانی میں پنشن وصول کرنا

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود (مرزا) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ حضرت مسیح اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے ...... مرزا صاحب فرماتے تھے کہ جہاں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلے پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہوگیا!" (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۴۳)

تعداد پنشن

مرزا بشیر احمد ایم اے سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۳۱ پر لکھتا ہے کہ "انگریزی گورنمنٹ کی آمد پر اس خاندان کی جاگیر ضبط ہو گئی۔ مگر سات سو کی ایک پنشن غلام مرتضیٰ اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی۔ قادیان اور اس کے گرد و نواح پر حقوق مالکانہ قائم رہے۔ اس خاندان نے غدر ۱۸۵۷ء میں نہایت عمدہ خدمات کیں۔ غلام مرتضیٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کیے اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن کی فوج میں تھا۔"

نیز سیرۃ مسیح موعود، مصنفہ مرزا محمود پر بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

مرزا جی کی جوانی کے دور میں گندم کا نرخ

مرزا بشیر احمد ایم اے سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۰۸ پر لکھتا ہے کہ مرزا اس وقت گندم کا نرخ روپیہ سوا من ... من تھا" نیز یہ بھی لکھا ہے کہ "ان دنوں میں بھٹیاری تنور کا دکان سے دو پیسے میں دو روٹی اور دال مل جاتی تھی۔"

نیز سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۹۲ پر لکھا ہے کہ اس وقت ایک آنہ سیر گوشت آجاتا تھا۔"

سوال یہ ہے کہ اتنے سستے دور میں ... تنخواہ کی عظیم رقم مرزا جی نے کہاں خرچ کی!

اس سوال کا جواب مرزا صاحب خود ہی دیتے ہیں لکھتے ہیں کہ "بلکہ میں یہاں تک اپنا ہوں کہ تجربہ میں آ چکا ہے کہ بعض اوقات نہایت درجہ فاسقہ ... عورتوں کے گروہوں ... ہوتا ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گذرتا ہے۔ کبھی کوئی خواب دیکھ لیتی ہے۔ اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی ہی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسرور آشنا و یار کا مصداق ہوتا ہے۔ کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔"

(توضیح مرام ص ۱۵)

نیز مرزا صاحب اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص ۳ جو ۱۵ مئی ۱۹۰۶ء کو چھپی ہے۔ تحریر کرتے ہیں کہ "اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یا بھنگن تھیں۔ جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا تھا۔ انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔"

بقیہ: ضرب خاتم

۱۸۔ **الفوز الکبیر** میں حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

"رفع بر آسمان را قتل گمان کردند" عیسائیوں نے آسمان پر اٹھائے جانے کو قتل گمان کیا۔

۱۹۔ **تفسیر موضح القرآن** ص ۱۰۵ ج ۱ پ ۲ رکوع ...

ابن شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں "یعنی عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں چوتھے آسمان پر، جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا تب

جہاں میں آکر اُسے ماریں گے اور یہود اور نصاریٰ سب ان پر ایمان لائیں گے کہ مرے نہ تھے۔"

۲۰۔ "مجمع البیان فی تفسیر القرآن" شیعہ تفسیر میں ہے "ای المراد انی قابضک برفعک من الارض الی السماء من غیر وفاۃ" مراد یہ ہے کہ میں تجھے قبض کرنے والا ہوں بذریعہ زمین سے آسمان پر اٹھانے کے بغیر موت کے۔

قارئین!

اگر میں لکھتا جاؤں تو یہ بیان ختم نہ ہوگا۔ آپ صرف اتنا یاد رکھیں کہ اگر کسی عالم نے "توفی" کے معنی موت لکھا ہے تو وہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر جانے کے یا تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم سمیت آسمان پر جانے میں کسی کو اختلاف نہیں لیس قب مرزائیوں کے اس دھوکے سے خبردار رہیں۔

حیات ابن مریمؑ کا ثبوت انجیل سے

"اور یہ کہہ کے ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اس کے جاتے ہوئے جب میرے آسمان کی طرف تک رہے تھے، دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ہوئے ان کے پاس کھڑے تھے اور کہنے لگے کہ جلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہو، یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا پھر آئے گا۔"

(انجیل کتاب الاعمال باب آیت ۹، ۱۰، ۱۱)

"حیات ابن مریمؑ پر عقلی دلائل"

آج کے دور میں اگر بڑے بڑے وزنی جہاز ہوا میں اُڑ جاتے ہیں، امریکہ کا راکٹ چاند پر پہنچ سکتا ہے اور عقل تسلیم کر لیتی ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا ہرگز بعید نہیں۔

ختم نبوت یوتھ فورس کندھکوٹ کا انتخاب

کندھکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مدرسہ جامعہ دارالفیوض کندھکوٹ میں ختم نبوت کا اجلاس منعقد ہوا اور ختم نبوت کے عہدیدار مقرر کیے گئے ہیں صدر نیاز محمد لاشاری، نائب صدر محمد عباس گبول

جنرل سیکرٹری مشتاق محمد لاشاری جوائنٹ سیکرٹری جلال الدین بنگلانی خزانچی منظر علی سرکی نیاز محمد لاشاری نے عہدیداروں کو کہا ہے کہ ختم نبوت کے کام میں سستی مت کریں۔

بقیہ: مولانا تاج محمودؒ

کلمتوں کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار کسی کو آنے کا اشارہ کیا، اور کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

رحلت کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ سوگ میں شہر فیصل آباد کے کاروباری ادارے بند رہے۔ ایک اندازہ کے مطابق پچاس ہزار آدمی شریک جنازہ ہوئے۔ نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے پڑھائی۔ مولانا کی وفات پر ریڈیو، ٹیلی ویژن نے تعزیتی پروگرام نشر کئے۔ ٹی وی پر جنازے کا منظر دکھلایا گیا۔ ملک کے قومی و مقامی اخبارات ہفت روزہ اور ماہنامہ جرائد نے بھرپور اداریے لکھ کر مرحوم کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ مرحوم ۶۵ سال زندگی کے گزار کر اپنی ہی مسجد میں جہاں کئی سال تک خطابت کرتے رہے آسودۂ خاک ہیں۔

بقیہ: مقصد شہر آخر

کیوں ہے؟ اس لئے کہ جب مسلمان آپس میں لڑیں گے تو اس کا فائدہ ہر دشمن دین گروہ اور تنظیم کو پہنچے گا۔ چونکہ قادیانیوں میں اسلام اور مسلم دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس لئے وہ ان حالات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ ہنگاموں کے دوران خدام الاحمدیہ (قادیانیوں کی مسلح تنظیم) کے نوجوان اپنے گھروں سے غائب رہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ جو شر پسند ایک آبادی سے دوسری آبادی میں جا کر حملے کر رہے تھے مکانات کو جلا رہے تھے۔ بوڑھوں، عورتوں اور معصوم بچوں کا بھی انہیں خیال نہیں آیا وہ شرپسند قادیانیوں کی اسی مسلح فورس کے نوجوان تھے۔

اسی کے علاوہ بہت سے علاقوں سے قادیانی ہنگاموں سے قبل ہی گھر بار چھوڑ کر محفوظ مقامات پر منتقل ہو گئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہر قادیانی کو مرزا قادیانی کی طرح (شیطانی) الہام ہونے لگے ہیں کہ انہیں آنے والے خطرات اور ہنگاموں کا علم ہو گیا؟ اور وہ مکانات چھوڑ کر محفوظ مقامات پر چلے گئے۔

دراصل ان کا پروگرام تھا کہ ایسا کرنا ہے اس وجہ سے وہ خود تو چلے گئے اور اپنی مسلح فورس کو شہر کراچی کا امن تباہ کرنے پر مامور کر گئے ——— حالیہ ہنگاموں کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ کراچی کے ایک علاقہ میں ایک مسجد کی بے حرمتی بھی کی گئی جو آگ سے بُری طرح متاثر ہوئی۔ مشہور محقق ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری کی لائبریری جس میں قرآن پاک کے نادر نسخے اور دینی کتب کا ایک نادر ذخیرہ تھا آگ لگا دی گئی۔ مسلمان خواہ کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو اللہ کے گھر اور قرآن پاک کی بے حرمتی ہرگز نہیں کر سکتا۔ ایسا وہی کر سکتا ہے جس کے دل میں کفر ہو، نفاق ہو، مسلم دشمنی ہو، اسلام سے نفرت ہو، اور وہ صرف قادیانی ہی ہو سکتے ہیں۔

بقیہ: شجاعت نبوی

فرمایا میں غوث بن حارث آتا ہے آپ کی تلوار اتار کر گستاخانہ انداز میں جھکا کر تلوار سونت کر پوچھتا ہے کہ بتایئے میرے ہاتھ سے اب آپ کو کون بچا سکتا ہے آپ تبسم فرماتے ہیں اور نہایت اطمینان و سکون سے فرماتے ہیں "اللہ" دشمن کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ جاتی ہے۔ اس لمحہ اگر کوئی اور ہوتا تو لرزہ طاری ہو جاتا موت سامنے نظر آتی لیکن یہ پیغمبرانہ شان ہے کوئی ڈر نہیں۔

ہجرت کی رات آنحضرتؐ اپنے رفیق ہجرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے ساتھ غار ثور میں جلوہ افروز ہیں۔ کفار مکہ تلاش میں مارے مارے غار ثور میں پہنچ جاتے ہیں۔ رفیق غار و رفیق مزار آپؐ کی ذات کی وجہ سے انتہائی غمزدہ، پریشان ہیں۔ باہر کفار کے قدم نظر آ رہے ہیں باتوں کی آواز صاف سنائی دیتی ہے رفیق ہجرت کی دلی کیفیت بھانپ کر آپؐ فرماتے ہیں صدیق ان دو کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا "اللہ" ہے۔ اس سے بڑھ کر اور دلیری کیا ہو سکتی ہے دشمن غار کے دھانے پر موجود ہیں لیکن آپؐ کو کوئی ڈر ہے نہ غم: آپ کی بہادری کے سینکڑوں واقعات احادیث و سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں۔ سخت سے سخت بڑے سے بڑے معرکے میں بھی آپ ثابت قدم اور استقلال و بہادری سے میدان میں موجود ہیں جب بڑے بڑے بہادر سورماؤں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

۲۔ حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش ؒ کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

" اندر آثار صحیح وارد ست کہ عیسیٰ بن مریم رفیع داشت دے را بآسمان بردند " ترجمہ: صحیح آثار میں وارد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام گدڑی پہنے ہوئے تھے کہ اسی حال میں انہیں آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

۳۔ حضرت محی الدین ابن عربی فتوحات کے باب ۳۶۷ میں لکھتے ہیں۔

فانہٗ لم یمت الی الان بل رفعہ اللّٰہ الی السماء ومقرہ السماء

" بس بے شک عیسیٰؑ اب تک نہیں مرے بلکہ اللہ نے انہیں اس آسمان پر اٹھایا۔

نے انہیں اس آسمان پر اٹھایا۔

۴۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی ؒ کی فتوحات مکیہ جلد اول میں حدیث ابن تلاوی عیسیٰ (علیہ السلام) کی منقول ہے جس سے چار ہزار صحابیوں کا اجماع عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول جسمی پر پایا جاتا ہے۔

۵۔ امام ابوالحسن اشعری کتاب الابانہ میں لکھتے ہیں

" اجمعت الامۃ علی ان اللہ عزوجل رفع عیسیٰؑ الی السماء " پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ بے شک اللہ جل شانہٗ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا۔

۶۔ حضرت ابوحیان اندلسی تفسیر بحر محیط میں لکھتے ہیں

" واجمعت الامۃ علی ما تضمنہ الحدیث المتواتر من ان عیسیٰؑ فی السماء حیٌ وانہ ینزل فی آخر الزمان " اور پوری امت کا اس حقیقت پر اجماع ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔

۷۔ تفسیر جامع البیان میں ہے۔

" والاجماع علی انہ حی فی السماء وینزل و یقتل الدجال ویؤید الدین " اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں نازل ہوں گے دجال کو قتل کریں گے اور دین کی مدد کریں گے۔ ہم مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر امت کے اجماع کے الفاظ کسی ایک کتاب میں دکھا دیں، ہرگز نہ دکھا سکیں گے۔

ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً

تفسیر النہر المہاد میں ہے۔

" اجمعت الامۃ علی ان عیسیٰؑ حیٌ فی السماء وسینزل الی الارض " پوری امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں اور جلد زمین کی طرف نازل ہوں گے۔

۹۔ تفسیر ابن جریر صفحہ ۱۹۳ ج ۳ پر ہے۔

" رفعہ اللّٰہ الیہ فھو عندہ فی السماء " انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا پس وہ آسمان پر ہے۔

۱۰۔ تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۳۸ ج ۳ پر ہے۔

" رفع عیسیٰؑ من روزنۃ فی البیت الی السماء " عیسیٰ علیہ السلام گھر کے روشن دان سے آسمان پر اٹھا لیے گئے

۱۱۔ تفسیر کبیر صفحہ ۴۸۶ ج ۳ پر ہے۔

" فلما توفیتنی والمراد منہ وفاۃ الرفع الی السماء " توفیتنی کا معنی آسمان پر اٹھانا ہے۔

۱۲۔ تفسیر درمنثور صفحہ ۳۶ ج ۲ پر ہے۔

" رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان " اٹھانے والا ہوں پھر آخری زمانہ میں مارنے والا ہوں، الدر یہ بھی ہے کہ

" اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم من وجہ آخر من الحسن فی قولہ انی متوفیک یعنی وفاۃ المنام رفعہ اللّٰہ فی منامہ " یعنی ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کیا کہ متوفیک کا مطلب ہے سُلا

۱۳۔ تفسیر صاوی صفحہ ۱۳۰ ج ۱ پر ہے۔

" فرفع الی السماء وھو نائم " پس انہیں آسمان پر اٹھایا گیا جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے۔

۱۴ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ صفحہ ۳۴۲ ج ۴ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

" بہ تحقیق ثابت شدہ است با حادیث صحیحہ کہ عیسیٰ علیہ السلام فرود کا آید از آسمان بر زمین " تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے۔ صحیح احادیث سے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے۔

۱۵۔ روح البیان میں ہے۔

" فلما توفیتنی ای قبضتنی الیک من بینھم ورفعتنی الی السماء " فلما توفیتنی کا معنی ہے جب تو نے مجھے اپنی طرف قبض کیا اور آسمان پر اٹھایا۔

۱۶۔ تفسیر روح المعانی صفحہ ۳ ج ۲ پر ہے۔

" وھو حی فی السماء " وہ آسمان پر زندہ ہیں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام "

۱۷۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۳۶ پر ملا علی قاری ؒ لکھتے ہیں " ونزول عیسیٰ من السماء کما قال اللّٰہ وانہ ای عیسیٰ لعلم للساعۃ ای علامۃ القیٰمۃ و قال اللّٰہ تعالیٰ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسیٰ بعد نزولہ "

ترجمہ: اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمام اہل کتاب اس پر اس کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔ یعنی نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے!

باقی صفحہ ۲۵ پر

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

سلام اُس پر!

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اُس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اُس پر کہ جس نے خُوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دیں

سلام اُس پر کہ دُشمن کو حیاتِ جاوداں دے دی
سلام اُس پر ابُوسُفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اُس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اُس پر ہوا مجرُوح جو بازارِ طائف میں

سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹُوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اُس پر جو اُمت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اُس پر جو فرشِ خاک پر جاڑے میں سوتا تھا

سلام اُس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اُس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

سلام اُس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا
سلام اُس پر کہ جو خود بدر کے میدان میں آیا

سلام اُس پر کہ جس کا نام لے کر اُس کے شیدائی
اُلٹ دیتے ہیں تختِ قیصریت، اوجِ دارائی

سلام اُس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

سلام اُس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سُنا سکتے ہیں اب بھی خالد و حیدر کے افسانے

دَرُود اُس پر کہ جس کا نام تسکینِ دل و جاں ہے
دَرُود اُس پر کہ جس کے خلق کی تفسیر قرآں ہے

★ —— ماہر القادری